Daily PUBLIC KARACHI
روزنامہ پبلک کراچی
ایڈیٹر انچیف وسیم احمد
جلد 12 | ہفتہ 07 نومبر 2026ء، 25 جمادی الاول 1448ھ، صفحات 4 قیمت 20 روپے | شمارہ 227

جوئی حملوں کی مذمت، پاکستان سعودی عرب کے ساتھ کھڑا ہے دفتر خارجہ

خطے میں امن و استحکام چاہتے ہیں، علاقائی تنازعات کے حل کیلئے مذاکرات اور سفارت کاری ضروری ہے

تنازع فلسطین کے دو ریاستی حل پر عملدرآمد ناگزیر، دہشتگردی کیخلاف جنگ میں اردن سے یکجہتی کا اعادہ کرتے ہیں، ترجمان

اسلام آباد (نیوز ایجنسیاں) پاکستان نے ایک بار پھر سعودی عرب پر حوثی باغیوں کے حملوں کی مذمت کرتے ہوئے واضح کیا ہے کہ پاکستان سعودی عرب کی خودمختاری اور علاقائی سالمیت کے تحفظ کیلئے اس کے ساتھ کھڑا ہے، خطے میں امن و استحکام چاہتے ہیں، تنازع فلسطین کے دو ریاستی حل پر جلد عمل درآمد ضروری ہے۔ ترجمان دفتر خارجہ سجاد حیدر نے اسلام آباد میں ہفتہ وار بریفنگ کے دوران صحافیوں کو بتایا کہ پاکستان نے 26 اکتوبر کو سعودی عرب کے علاقوں مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کو نشانہ بنانے والے حوثیوں کے بیلسٹک میزائل حملوں کی شدید مذمت کی تھی، جن میں مقدس مقامات کے قریبی علاقے بھی شامل تھے۔ ان کا (بقیہ صفحہ 3 بقیہ نمبر 26)


اسلام آباد، وزیراعظم شہباز شریف اعلیٰ سطحی اجلاس کی صدارت کر رہے ہیں

شہباز شریف

ٹریڈ و ٹیلنٹ اتھارٹی کا قیام جلد، خطوط پر استوار کرنے کی منظوری، ایکو سسٹم سے تشکیل پائیگا

برآمدات بڑھانے، عالمی منڈیوں تک رسائی کیلئے جامع اصلاحات کا فیصلہ، زرعی برآمدات کے فروغ پر خصوصی توجہ دینے کی ہدایت، پوری ویلیو چین کو مربوط بنایا جائیگا، وزیراعظم

12 ماہ کے مرحلہ وار منصوبے کے تحت ادارہ جاتی ڈھانچہ، انتظامی نظام، علاقائی نیٹ ورک جدید بنایا جائیگا، تربیت یافتہ، صلاحیتوں کی حامل افرادی قوت شامل کی جائے، ہدایت

اسلام آباد (نیوز ایجنسیاں) وزیراعظم محمد شہباز شریف نے پاکستانی برآمدات کے فروغ، مکمل مصنوعات کی عالمی منڈیوں تک رسائی میں اضافے اور چھوٹے و درمیانے درجے کے کاروبار سمیت مقامی صنعتوں کو بین الاقوامی برآمدی معیار سے ہم آہنگ کرنے کے لیے ٹریڈ ڈویلپمنٹ اتھارٹی آف پاکستان (ٹی ڈی اے پی) کو بدیہ خطوط پر استوار کرنے کی منظوری دے دی ہے۔ وزیراعظم نے ادارے میں جامع (بقیہ صفحہ 3 بقیہ نمبر 25)

دنیا بھر کو شدید معاشی بحران کا سامنا، پاکستان کے عوام بھی متاثر ہیں، بلاول بھٹو

تنقید کرنا آسان جبکہ عملی طور پر کام کرنا مشکل ہے، طاقت کا حقیقی استعمال محفوظ، منصفانہ اور پائیدار مستقبل کی تعمیر میں ہے

ہماری ہمیشہ یہ ترجیح رہی ہے کہ معاشرے کے پسماندہ طبقے کو عالمی معیار کی صحت کی سہولیات فراہم کی جائیں، خطاب

لاڑکانہ (مانیٹرنگ ڈیسک) چیئرمین پاکستان پیپلز پارٹی بلاول بھٹو نے کہا ہے کہ تنقید کرنا آسان جبکہ عملی طور پر کام کرنا مشکل ہے۔ ندھ کے علاقے لاڑکانہ میں تقریب سے خطاب کرتے ہوئے بلاول بھٹو زرداری کا کہنا تھا کہ صحت اور تعلیم کے شعبوں میں سہولیات کی فراہمی کو ترجیح قرار دے دیا۔ (بقیہ صفحہ 3 بقیہ نمبر 27)


وزیراعلیٰ پنجاب مریم نواز شریف اجلاس کی صدارت کر رہی ہیں

کرائم سرویلنس یونٹ کا افتتاح، پنجاب کو ہر قسم کے جرائم سے پاک کرنا چاہتے ہیں، مریم نواز

آئی جی پنجاب پولیس سے اصلاحات کا پلان طلب، وزیراعلیٰ کا ایف آئی آر کے اندراج میں بلاجواز تاخیر کی شکایات پر اظہار ناپسندیدگی

پولیس سٹیشن ریکارڈ مینجمنٹ کے ڈیٹا کا درست استعمال یقینی بنانے کا حکم، پولیس کے بارے میں منفی پروپیگنڈا پر فوری ریسپانس کی ہدایت

لاہور (نمائندہ خصوصی) پنجاب بھر میں ضلع، سرکل اور پولیس سٹیشن لیول پر سمارٹ پولیسنگ سسٹم دیا نظام متعارف کرا دیا گیا۔ ڈی پی او، ڈی پی او اور ایس ایچ او لیول پر بلا رکاوٹ کرائم کی مانیٹرنگ، ڈیجیٹل نظام کے تحت کی جائیگی۔ وزیراعلیٰ پنجاب مریم نواز شریف نے سی ایم کرائم سرویلنس یونٹ کا باقاعدہ افتتاح کر دیا۔ وزیراعلیٰ مریم نواز شریف نے کرائم سرویلنس یونٹ میں متعین آفیسرز سے بات چیت کی۔ کرائم سرویلنس یونٹ کے سربراہ عثمان انور نے تفصیلی بریفنگ دی۔ وزیراعلیٰ مریم نواز شریف نے ایف آئی آر کے اندراج میں بلاجواز تاخیر کی شکایات پر اظہار ناپسندیدگی کا اظہار کیا۔ وزیراعلیٰ مریم نواز شریف نے پولیس سٹیشن ریکارڈ مینجمنٹ کے ڈیٹا کا درست استعمال یقینی بنانے کا حکم دیا اور پولیس کے بارے میں منفی پروپیگنڈا پر فوری ریسپانس کی ہدایت کی۔ اجلاس میں وزیراعلیٰ مریم نواز شریف (بقیہ صفحہ 3 بقیہ نمبر 28)

مرتضیٰ وہاب کراچی کے جعلی اور قبضہ میئر ہیں، حافظ نعیم الرحمن

سرکاری اسکولوں کو معیاری تعلیم کا مرکز بنائیں گے، امیر جماعت اسلامی

کراچی (خصوصی رپورٹر) امیر جماعت اسلامی پاکستان حافظ نعیم الرحمن نے کہا ہے کہ کراچی کے میئر مرتضیٰ وہاب جعلی اور قبضہ میئر ہیں، جبکہ پیپلز پارٹی کا پورا نظام ایک فراڈ ہے۔ انہوں نے کہا کہ جماعت اسلامی نے شہر کے مسائل کے حل اور اختیارات کے حصول کے لیے جدوجہد کا عزم کیا تھا اور وہ عوامی خدمت کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے ہے۔ ناظم آباد میں سرکاری اسکول کی افتتاحی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے حافظ نعیم الرحمن نے کہا کہ ہم نے پہلے ہی واضح کر دیا تھا کہ اختیارات کے لیے لڑیں گے اور فائل پھوک کر نہیں جائیں گے۔ ہمارے دوست ہمارے کاموں سے پریشان ہیں اور روزانہ پوچھتے ہیں کہ ہم یہ کام کیسے کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سرکاری اسکولوں کا تصور ہی تبدیل کر دیا گیا ہے، جس کے باعث لوگ مجبوراً نجی تعلیمی اداروں کا رخ (بقیہ صفحہ 3 بقیہ نمبر 31)


اسلام آباد، اسحاق ڈار اقتصادی تعاون تنظیم انتظامات بارے اجلاس کی صدارت کر رہے ہیں

درآمدی گندم کا ایک اور جہاز پاکستان پہنچ گیا، آٹے کی قیمتوں میں کمی کی توقع

کراچی (خصوصی رپورٹر) ملک میں مجموعی طور پر بحران پر قابو پانے کے لیے حکومتی اقدامات کے تحت درآمدی گندم کی ایک اور بڑی کھیپ پاکستان پہنچ گئی۔ ایم وی ایگنس ٹائی کارگو جہاز 54 ہزار 983 میٹرک ٹن درآمدی گندم لے کر کراچی کے آؤٹر اینکریج پر پہنچ گیا جہاں سے اسے پورٹ قاسم پر (بقیہ صفحہ 3 بقیہ نمبر 30)

ملک میں ہفتہ وار مہنگائی 9.0 2 فیصد بڑھ گئی

سالانہ شرح 2 1.1 3 فیصد تک پہنچ گئی، ایل پی جی 4 1 8.1 8 فیصد مہنگی

کراچی (خصوصی رپورٹر) ملک میں ہفتہ وار بنیادوں پر مہنگائی کی شرح میں مزید 9.0 فیصد اضافہ ریکارڈ کیا گیا ہے، جس کے بعد سالانہ بنیادوں پر مہنگائی کی شرح بڑھ کر 31.12 فیصد ہوگئی۔ وفاقی ادارہ شماریات کی جانب سے جاری کردہ ہفتہ وار رپورٹ کے مطابق ایک ہفتے کے دوران 21 اشیائے ضروریہ کی قیمتوں میں اضافہ ہوا، 10 اشیا سستی ہوئیں جبکہ 20 کی قیمتوں میں کوئی تبدیلی نہیں آئی۔ رپورٹ کے مطابق سالانہ بنیادوں پر ایل پی جی کی قیمت میں 88.114 فیصد اور ٹماٹروں کی قیمت میں 89.78 فیصد (بقیہ صفحہ 3 بقیہ نمبر 32)

تھر کوئلے سے صنعتی ترقی کے نئے مواقع پیدا ہوں گے، شرجیل میمن

بلاک ٹو کی سالانہ پیداواری صلاحیت 1 1. 2 ملین ٹن تک بڑھا دی گئی

کراچی (خصوصی رپورٹر) سندھ کے سینئر وزیر شرجیل انعام میمن نے کہا ہے کہ تھر کے کوئلے کو بجلی کی پیداوار تک محدود رکھنے کے بجائے صنعتی ترقی کے لیے استعمال کیا جا رہا ہے۔ تھر کول بلاک ٹو کی سالانہ پیداواری صلاحیت 6.7 ملین ٹن سے بڑھا کر 2.11 ملین ٹن کر دی گئی ہے، بس سے کوئلے کی پیداوار میں سالانہ 6.3 ملین ٹن کا اضافہ ہوا ہے۔ شرجیل میمن کے مطابق کوئلے کی اضافی پیداوار سے بجلی گھروں کے علاوہ دیگر صنعتی شعبوں کو بھی فراہمی ممکن ہو سکے گی۔ کوئلے کو صنعتی استعمال کے لیے موزوں بنانے کا منصوبہ شروع کر دیا گیا (بقیہ صفحہ 3 بقیہ نمبر 33)

BISP کو سیاست کا موضوع بنایا جانا غریب کی تضحیک کی جائے، روبینہ خالد

پروگرام کا ہر سال باقاعدہ آڈٹ ہوتا ہے، کیا عوام سے چندہ، خیرات جمع کرنیوالوں نے اپنا آڈٹ کروایا ہے؟ چیئرپرسن BISP خیرات نہیں، مستحق افراد کی معاونت کا پروگرام، قومی معیشت اور انسانی ترقی میں سرمایہ کاری ہے، میڈیا سے گفتگو

اسلام آباد (نمائندہ خصوصی) چیئرپرسن بینظیر انکم سپورٹ پروگرام سینیٹر روبینہ خالد نے تمام سیاسی جماعتوں سے اپیل کی ہے کہ بی آئی ایس پی کو سیاست کا موضوع نہ بنایا جائے اور ردی اس سے منسلک ہونے والے غریب عوام کی تذلیل کی جائے۔ انہوں نے کہا کہ بی آئی ایس پی ریاست پاکستان کا پروگرام ہے، جس کا مقصد مستحق شہریوں کو معاشی تحفظ فراہم کرنا ہے۔ میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے سینیٹر روبینہ خالد نے کہا کہ "بی آئی ایس پی خیرات نہیں بلکہ قومی معیشت اور انسانی ترقی میں سرمایہ کاری ہے۔ عالمی بینک کی تحقیق کے مطابق پروگرام کے تحت ادا کیے جانے والے ہر ایک روپے سے مقامی معیشت میں تقریباً 2.34 روپے کی معاشی سرگرمی پیدا ہوتی ہے۔" مستحق خاندان یہ رقم خوراک، تعلیم، علاج اور دیگر ضروریات پر ملک کے اندر خرچ کرتے ہیں، جس سے مقامی معیشت کو تقویت ملتی ہے۔" دنیا اس پروگرام کی (بقیہ صفحہ 3 بقیہ نمبر 35)

سپریم کورٹ نے ملزم کی ضمانت منسوخ کرنے کیلئے 18 اصول طے کر دیئے

ضمانت کا حکم بادی النظر میں غیر قانونی یا ناانصافی پر مبنی ہو تو ضمانت منسوخ کی جا سکتی ہے

اسلام آباد (خصوصی رپورٹر) سپریم کورٹ نے ملزم کی ضمانت منسوخ کرنے کے لیے 18 اصول طے کرتے ہوئے قرار دیا ہے کہ ضمانت کا حکم بادی النظر میں غیر قانونی یا ناانصافی پر مبنی ہو تو ضمانت منسوخ کی جا سکتی ہے۔ سپریم کورٹ کے فیصلے کے مطابق ملزم ضمانت کی رعایت کا ناجائز استعمال کرے، استغاثہ کے گواہوں پر دباؤ ڈال کر شواہد متاثر کرنے یا ان میں رکاوٹ ڈالنے کی کوشش کرے تو ضمانت منسوخ ہوگی۔ عدالت نے قرار دیا کہ اگر ملزم کے عدالت کے دائرہ اختیار سے باہر فرار ہونے کا امکان ہو، تفتیش کے شفاف عمل میں مداخلت کی کوشش کرے یا آزادی کا ناجائز فائدہ اٹھا کر اسی نوعیت کے کسی دوسرے جرم کا ارتکاب کرے تو بھی ضمانت منسوخ کی جا سکتی ہے۔ فیصلے میں کہا گیا کہ دوران تفتیش نئے حقائق اور شواہد سامنے آئیں جو ملزم کے جرم میں ملوث ہونے کا اشارہ دیں تو ضمانت منسوخی کی بنیاد بن سکتے ہیں۔ سپریم کورٹ (بقیہ صفحہ 3 بقیہ نمبر 34)

مریم نواز کے پنجاب میں کرپشن کیلئے کوئی جگہ نہیں

بے بنیاد الزام تراشی کرنیوالے بھی اپنے دھوؤں کی حقیقت جانتے ہیں، علی ڈار

لاہور (خصوصی رپورٹر) مشیر وزیراعلیٰ پنجاب برائے اے آئی و خصوصی اقدامات علی ڈار نے لاہور ایکسپو سینٹر میں 24 ویں انٹرنیشنل ٹریڈ اینڈ انڈسٹریل فیئر کی اختتامی تقریب میں بطور مہمان خصوصی شرکت کی اور نمائش کا افتتاح کیا۔ اس موقع پر میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ وزیراعلیٰ مریم نواز شریف کے پنجاب میں کرپشن کے لیے کوئی جگہ نہیں۔ بے بنیاد الزام تراشی کرنے والے بھی جانتے ہیں کہ ان کے دعوے کھوکھلے ہیں۔ علی ڈار نے کہا کہ وزیراعلیٰ مریم نواز شریف کی قیادت میں پنجاب میں شفافیت، میرٹ اور موثر طرزِ حکمرانی کو فروغ دیا جا رہا ہے۔ بے بنیاد الزامات کے بجائے عملی کام کر دکھانے اور عوامی خدمت کو اہمیت دی جانی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ صنعتی ترقی، جدید ٹیکنالوجی اور مقامی مینوفیکچرنگ کا فروغ ملکی معیشت کے (بقیہ صفحہ 3 بقیہ نمبر 36)


پیپز مین نیب لیفٹیننٹ جنرل (ر) ذیرا احمد اور روسی فیڈریشن کے پراسیکیوٹر جنرل مسٹر الیگزینڈر ولادیمیروویچ گلشن مفاہمت کی یادداشت پر دستخط کر رہے ہیں

پاکستان کا تجارتی خسارہ 16 فیصد بڑھ کر 14 ارب ڈالر سے تجاوز کر گیا

برآمدات میں 2.8 5 فیصد جبکہ درآمدات میں 2 9.1 5 فیصد اضافہ ریکارڈ

اسلام آباد (خصوصی رپورٹر) مالی سال کے پہلے 4 ماہ میں تجارتی خسارے میں تقریباً 16 فیصد اضافہ ہوگیا۔ ادارہ شماریات کے مطابق جولائی تا اکتوبر تجارتی خسارہ 14 ارب 62 کروڑ 80 لاکھ ڈالر تک پہنچ گیا۔ سالانہ بنیاد پر تجارتی خسارے میں 2 ارب ڈالر سے زائد اضافہ ریکارڈ کیا گیا۔ گزشتہ مالی سال اسی مدت میں تجارتی خسارہ 12 ارب 61 کروڑ 40 لاکھ ڈالر تھا۔ رپورٹ کے مطابق ماہ میں برآمدات 33.11 ارب ڈالر، درآمدات 96.25 ارب ڈالر سے تجاوز کر گیا۔ برآمدات میں 52.8 فیصد، درآمدات میں 59.12 فیصد اضافہ ریکارڈ کیا گیا۔ جبکہ مقابلے اکتوبر میں برآمدات 84.2 فیصد اضافے سے 92.2 ارب ڈالر رہیں، اس دوران درآمدات 72.5 فیصد اضافے سے 80.6 ارب ڈالر رہیں۔ اکتوبر میں ماہانہ بنیاد پر تجارتی خسارہ 30.10 فیصد (بقیہ صفحہ 3 بقیہ نمبر 40)

ایف بی آر نے سیلز ٹیکس رولز میں ترمیم کر دی

ایڈوانس ادائیگیوں پر سیلز ٹیکس انوائس کا نیا طریقہ متعارف

سامان کی سپلائی سے قبل وصول ہونے والی ہر پیشگی رقم پر الگ انوائس جاری کرنا لازمی قرار

کراچی (خصوصی رپورٹر) فیڈرل بورڈ آف ریونیو (ایف بی آر) نے سیلز ٹیکس رولز میں ترمیم کرتے ہوئے ایڈوانس ادائیگیوں پر انوائس جاری کرنے کا ایک طریقہ متعارف کرا دیا ہے، جس کے تحت سامان کی سپلائی سے قبل وصول ہونے والی ہر پیشگی رقم پر الگ انوائس جاری کرنا لازمی ہوگا۔ ایف بی آر کی جانب سے متعارف کرائے گئے نئے رول 160 کے تحت رجسٹرڈ کاروباری افراد کو سامان کی فراہمی سے پہلے ایڈوانس رقم وصول ہونے پر سیلز ٹیکس انوائس جاری کرنا ہوگی۔ ایف بی آر کی جانب سے جاری کردہ نوٹیفکیشن کے مطابق یہ شرط ان تمام ایڈوانس ادائیگیوں پر لاگو ہوگی جو سامان کی سپلائی سے قبل وصول کی جائیں، خواہ یہ رقم مکمل یا جزوی طور پر ہو۔ ایف بی آر کا کہنا ہے کہ اس اقدام کا مقصد ایڈوانس ادائیگیوں کو ٹیکس نظام کے دائرے میں لانا اور ٹیکس چوری کے راستے بند کرنا ہے۔ نئے طریقہ کار کے تحت ایڈوانس وصول کرنے والے رجسٹرڈ افراد کو ہر ایسی ادائیگی کی الگ انوائس بنانا اور اسے پہلے جاری کردہ انوائسز کے ساتھ الیکٹرانک طور پر منسلک کرنا ضروری ہوگا۔ یہ انوائس قواعد کے مطابق سامان کی حتمی سپلائی کے وقت مکمل سیلز ٹیکس انوائس جاری کی جائے گی، جس میں پہلے وصول کیے گئے ایڈوانس اور اس پر ادا شدہ ٹیکس کی تفصیلات بھی درج ہوں گی۔ ایڈوانس رقم پر پہلے ادا کیا گیا سیلز ٹیکس دوبارہ وصول نہیں (بقیہ صفحہ 3 بقیہ نمبر 45)

پیٹرولیم، ڈیزل کی قیمتوں میں کمی، گڈز ٹرانسپورٹ نے بھی کرایوں میں 5 فیصد کمی کا اعلان کر دیا

لاہور (خصوصی رپورٹر) آل پاکستان گڈز ٹرانسپورٹ اتحاد نے پٹرول اور ڈیزل کی قیمتوں میں کمی کے فیصلے کا خیر مقدم کرتے ہوئے گڈز ٹرانسپورٹ کے کرایوں میں 5 فیصد کمی کا اعلان کر دیا۔ صدر آل پاکستان گڈز ٹرانسپورٹ اتحاد ملک شہزاد اعوان نے اپنے بیان میں کہا کہ گزشتہ چار سے پانچ روز کے دوران پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں کمی کے پیش نظر کرایوں میں کمی کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ انہوں نے وزیراعظم (بقیہ صفحہ 3 بقیہ نمبر 44)

جنگوں کے ماحولیاتی اثرات آنے والی نسلوں کو بھی متاثر کرینگے، مراد علی شاہ

ایران اور فلسطین میں جنگی تباہی سے سمندری حیات، زرعی زمینوں اور قدرتی وسائل کو خطرات لاحق ہیں، عالمی برادری فوری اقدامات کرے

وزیراعلیٰ سندھ نے اس عزم کا اعادہ کیا کہ سندھ حکومت صوبے میں ماحول کے تحفظ اور قدرتی وسائل کے پائیدار استعمال کے لیے اپنی کوششیں جاری رکھے گی

کراچی (این این آئی) وزیراعلیٰ سندھ سید مراد علی شاہ نے کہا ہے کہ جنگی تنازعات کے ماحولیاتی اثرات نہ صرف موجودہ نسل بلکہ آنے والی نسلوں کو بھی شدید متاثر کرتے ہیں، جبکہ قدرتی وسائل کی تباہی انسانی بحران کو مزید سنگین بنا دیتی ہے۔ جنگی تنازعات میں ماحول کے تحفظ کے عالمی دن کے موقع پر اپنے خصوصی پیغام میں انہوں نے مشرق وسطیٰ کی صورت حال پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ایران کے خلاف جنگ نے انسانی زندگیوں کے ساتھ سمندری حیات کو بھی شدید خطرات سے دوچار کر دیا ہے۔ ایران کے ماحولیاتی نظام کی تباہی کے اثرات پورے خطے کو متاثر کر سکتے ہیں۔ فلسطین کی صورت حال کا ذکر کرتے ہوئے وزیراعلیٰ سندھ نے کہا کہ مسلسل بمباری کے باعث شہری آبادی، زرعی زمینوں اور پانی کی فراہمی کے نظام کو شدید نقصان پہنچا ہے، جس کے ماحولیاتی اثرات کئی نسلوں تک (بقیہ صفحہ 3 بقیہ نمبر 37)


اسلام آباد، پیپلز پرسن بینظیر انکم سپورٹ پروگرام سینیٹر روبینہ خالد میڈیا سے گفتگو کر رہی ہیں

شہدائے جموں کی قربانیاں کشمیری عوام کی تاریخ کا ناقابل فراموش باب ہیں، وفاقی وزیر امور کشمیر و گلگت بلتستان

اسلام آباد (خصوصی رپورٹر) وفاقی وزیر امور کشمیر و گلگت بلتستان انجینئر امیر مقام نے شہدا جموں کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا ہے کہ یوم شہدا جموں ان کشمیریوں کو یاد کرنے کا دن ہے جو پاکستان کی محبت میں شہید ہوئے۔ شہدائے جموں کی قربانیاں کشمیری عوام کی تاریخ کا ناقابل فراموش باب ہیں، کشمیری شہدا نے اپنے حق خودارادیت کے لیے بے مثال قربانیاں دی ہیں۔ جمعہ کو وزارت امور کشمیر کی طرف (بقیہ صفحہ 3 بقیہ نمبر 38)

بلدیاتی انتخابات میں تاخیر کسی صورت قابل قبول نہیں، جماعت اسلامی لاہور

بلدیاتی الیکشن میں ہر یونین کونسل سے امیدوار میدان میں اتارنے کا فیصلہ

حکومت التوا کے لیے عدالتی کارروائی کو بہانہ نہ بنائے، ضیاء الدین انصاری

لاہور (خصوصی رپورٹر) امیر جماعت اسلامی لاہور ضیاء الدین انصاری ایڈووکیٹ نے کہا ہے کہ بااختیار بلدیاتی ادارے جمہوریت کی نرسری اور عوامی مسائل کے حل کا بنیادی ذریعہ ہیں، یہ ورکریسی کے مقابلے میں منتخب نمائندے عوام کی بہتر خدمت کر سکتے ہیں، تاہم منتخب نمائندوں کو اختیارات اور وسائل دیے بغیر بلدیاتی نظام مؤثر نہیں ہو سکتا۔ الیکشن کمیشن کی جانب سے پنجاب میں بلدیاتی انتخابات کا شیڈول جاری کرنے کے فیصلے کا خیر مقدم کرتے ہوئے امیر جماعت اسلامی لاہور نے مطالبہ کیا کہ حکومت پنجاب انتخابات کے شفاف انعقاد کو یقینی بنانے کے لیے فوری اور نجیہ اقدامات کرے۔ انہوں نے واضح کیا کہ بلدیاتی انتخابات میں تاخیر کسی صورت قابل قبول نہیں اور حکومت التوا کے لیے عدالتی کارروائی کو بہانہ نہ بنائے۔ جماعت اسلامی اقتدار کے خلاف اپنا موقف پہلے ہی عدالت میں پیش کر چکی ہے۔ اگر انتخابات (بقیہ صفحہ 3 بقیہ نمبر 39)

سرکاری اداروں کے درمیان موثر اشتراک ناگزیر، گورنر

بلوچستان کے ہزاروں نوجوان بیروزگاری جیسے سنگین معاشی مسئلے سے دوچار ہیں، جعفر خان مندوخیل

چیلنج سے نمٹنے کے لیے محض روایتی سرکاری ملازمتوں یا محدود روزگار کے مواقع پر انحصار کافی نہیں، گورنر بلوچستان

کوئٹہ (این این آئی) گورنر بلوچستان جعفر خان مندوخیل نے رواں سال 2026 کے دوران پاکستان، بالخصوص بلوچستان میں آکسفیم انٹرنیشنل، ڈیجیٹل لٹریسی اور نوجوانوں کی پریکٹیکل آئی ٹی تربیت کے فروغ کو اپنے فکری اور عملی ایجنڈے کا اہم حصہ بنائے رکھا۔ ذرائع ابلاغ کے مختلف فورمز پر بیانات، علمی و تعلیمی تقریبات میں فکر انگیز نگارہ، قومی و بین الاقوامی شخصیات سے ملاقاتوں اور سرکاری جامعات کے وائس چانسلرز کے ساتھ روابط میں انہوں نے آکسفیم انٹرنیشنل، روبوٹس، ای کامرس، آن لائن کاروبار اور انفارمیشن ٹیکنالوجی کی تعلیم و تربیت پر مسلسل زور دیا۔ انہی اس مسلسل توجہ و انتھک محنت کے نتیجے میں یہ جدید علوم اور ٹیکنالوجیز بلوچستان کے تعلیمی و ترقیاتی مباحث کا اہم موضوع بن کر ابھرے۔ گورنر مندوخیل اس حقیقت کا ادراک رکھتے ہیں کہ بلوچستان کے ہزاروں نوجوان (بقیہ صفحہ 3 بقیہ نمبر 41)


گورنر کے پی کے مشیر برائے صحت نگار جوہر، ڈائریکٹر جنرل ڈرگ کنٹرول اینڈ فارمیسی سروسز کا دورہ کر رہی ہیں

پاکستان برطانیہ کا سابر کرائم ویزا فراڈ کیخلاف تعاون بڑھانے پر اتفاق

برطانوی وزیر سلامتی ڈین جاروس کا دورہ پاکستان، اسحاق ڈار، محسن نقوی، دیگر حکام سے ملاقاتیں، وفود کی سطح پر بات چیت

مشترکہ سیکیورٹی خطرات کا سامنا، خطرات کا مل کر مقابلہ کرنے سے محفوظ ہو سکتے ہیں، برطانوی وزیر ڈین جاروس

اسلام آباد (مانیٹرنگ ڈیسک) برطانوی وزیر سلامتی ڈین جاروس نے پاکستان کا دورہ کیا، حکام سے ملاقاتیں کیں جن میں انسداد دہشت گردی، انسداد منشیات، نادرا، سائبر کرائم، امیگریشن، کوسٹ گارڈ اور ترسیلی پروگرامز میں تعاون بڑھانے پر اتفاق کیا گیا۔ ڈین جاروس نے نائب وزیراعظم و وزیر خارجہ اسحاق ڈار اور وزیر داخلہ محسن نقوی سے ملاقاتیں کیں۔ ملاقاتوں میں افغانستان کی صورتحال اور علاقائی سلامتی سمیت انسداد دہشت گردی اور سنگین منظم جرائم کے خلاف مشترکہ اقدامات پر گفتگو ہوئی۔ دونوں ممالک نے دہشت گردی، منظم جرائم، غیر قانونی امیگریشن اور وزیراعظم و وزیر خارجہ اسحاق ڈار اور وزیر داخلہ محسن نقوی سے ملاقاتیں کیں۔ ملاقاتوں میں افغانستان کی صورتحال اور علاقائی سلامتی سمیت انسداد دہشت گردی اور سنگین منظم جرائم کے خلاف مشترکہ اقدامات پر گفتگو ہوئی۔ دونوں ممالک نے دہشت گردی، منظم جرائم، غیر قانونی امیگریشن اور او وج افراڈ کی روک تھام کے لیے عملی تعاون بڑھانے پر اتفاق کیا۔ اس سلسلے میں معلومات کے تبادلے کو بہتر بنانے، قانون نافذ کرنے والے اداروں کے درمیان رابطے مضبوط کرنے اور جرائم پیشہ و دہشت گرد نیٹ ورکس کے خلاف کارروائیاں (بقیہ صفحہ 3 بقیہ نمبر 43)


گورنر کے پی کے فیصل کریم کنڈی صوبے میں بجلی کی لوڈشیڈنگ کے مسائل سے متعلق اجلاس کی صدارت کر رہے ہیں


استنبول، چیئرمین او آئی سی COMCEC کے اجلاس کے اختتامی سیشن سے خطاب کر رہے ہیں

اسلام آباد انٹرنیشنل ایئرپورٹ کے ٹرمینل پر بندر کی انٹری

وائلڈ لائف کا عملہ پکڑنے کو کوشش کرتا رہا، بندر جان بچا کر واپس جنگل کی طرف چلا گیا

اسلام آباد (خصوصی رپورٹر) اسلام آباد انٹرنیشنل ایئرپورٹ کے ٹرمینل میں بندر داخل ہوگیا اور کچھ دیر بعد گھوم پھر کر واپس چلا گیا۔ بندر کی موجودگی پر وائلڈ لائف کے عملے کو بھی طلب کیا گیا، جو اس کو پکڑنے کوشش کرتا رہا۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق بندر ایئرپورٹ کی چھت اور ٹرمینل لاؤنج کی سیلنگ (بقیہ صفحہ 3 بقیہ نمبر 42)



اداریتی صفحہ

امریکی سیاست کا بدلتا منظر

دنیا کی سیاست میں بعض فیصلوں کی قیمت صرف ان ملکوں کو ادا نہیں کرنا پڑتی جن کے ایوانوں میں ان کا اعلان ہوتا ہے، بلکہ ان کے اثرات سمندروں، منڈیوں، معیشتوں اور کروڑوں انسانوں کی زندگیوں تک پھیل جاتے ہیں۔ واشنگٹن میں ایک انتخابی شکست کا صدمہ ہو یا تہران کے خلاف فوجی کارروائی کا عندیہ، دونوں بظاہر الگ معاملات دکھائی دیتے ہیں، لیکن ان کے پس منظر میں ایک مشترکہ حقیقت کارفرما ہے۔ امریکی سیاست کا داخلی دباؤ اب عالمی امن، علاقائی استحکام اور بین الاقوامی معیشت کے لیے ایک غیر معمولی آزمائش بنتا جا رہا ہے۔ صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی پالیسیوں میں یہی تضاد نمایاں ہے کہ ایک طرف وہ انتخابی نتائج تسلیم کرنے، سیاسی مفاہمت اور حوب اختلاف سے تعاون کی بات کرتے ہیں، دوسری جانب ایران کے خلاف بڑی فوجی کارروائی، شدید دھمکیوں اور طاقت کے استعمال کو خارج از امکان قرار دینے کے بجائے اس کی دھمکیاں دیتے ہیں۔ سوال یہ نہیں کہ امریکا اپنی فوجی سلامتی کے تحفظ کا حق رکھتا ہے یا نہیں، اصل سوال یہ ہے کہ کیا کسی ریاست کو اپنے توسیع پرانی مقاصد حاصل کرنے کے لیے پورے خطے کو جنگ کے دہانے پر دھکیلا جانا چاہیے؟

ایران کے جوہری پروگرام پر امریکی تحفظات کوئی نئی بات نہیں، تاہم جوہری تنازع کے حل اور فوجی تصادم کے درمیان ایک بنیادی فرق موجود ہے۔ سفارت کاری اختلافات کو قابل گفت وشنید بناتی ہے، جب کہ جنگ اصل ناقابل واپسی دشمنیوں میں تبدیل کر سکتی ہے۔ ٹرمپ کا یہ کہنا کہ امریکا کو ایران کے خلاف کچھ بڑا کرنا ہوگا اور اسے شدید ضرب لگانی چاہیے سے محض ایک سیاسی بیان نہیں بلکہ ایک ایسے تصادم کی گنجائش پیدا ہوتا ہے جس کے نتائج کا اندازہ لگانا بھی آسان نہیں۔ بالخصوص اس وقت جب دونوں ملکوں کے درمیان پہلے ہی مہلک کارروائیوں، جوابی حملوں اور خلیج کی کوششوں کا سلسلہ جاری ہے۔ جزیرہ قشم پر امریکی حملے، ایرانی طیارہ شکن نظام کو نشانہ بنانے کا دعویٰ اور بندر خمیر کے علاقے میں امریکی ڈرون مار گرانے سے متعلق ایرانی موقف اس امر کی نشان دہی کرتے ہیں کہ کشیدگی محض بیانات تک محدود نہیں رہی۔ اس صورت حال کا سب سے تشویش ناک پہلو آبنائے ہرمز میں تیل بردار جہازوں کا بار بار دو سپر طاقتوں سے ٹکرانا ہے۔ یہ گزرگاہ عالمی توانائی کی ترسیل میں غیر معمولی اہمیت رکھتی ہے۔ یہاں معمولی نوعیت کا عسکری واقعہ بھی عالمی منڈیوں میں اضطراب پیدا کر سکتا ہے، اگر اس سمندری راستے کی آمدورفت متاثر ہوئی ہے تو اس کا اثر صرف امریکا یا ایران تک محدود نہیں رہے گا بلکہ یورپ، ایشیا اور بالخصوص ان ترقی پذیر معیشتوں کو بھی برداشت کرنا پڑے گا جو اپنی توانائی کی ضروریات کے لیے بیرونی منڈیوں پر انحصار کرتی ہیں۔ تیل کی قیمتوں میں اضافہ، مال برداری کے اخراجات، بیمہ پالیسیوں کی لاگت اور افراط زر ضروری قیمتیں ایک دوسرے سے جوڑی ہوئی ہیں۔ یوں جنگ کا ایک فیصلہ ان لوگوں کی زندگیوں میں مہنگائی کا نیا طوفان لا سکتا ہے جن کا اس تنازع سے براہ راست کوئی تعلق نہیں۔ خطے کے ممالک کو بھی اس امر کا ادراک کرنا ہوگا کہ باہمی بداعتمادی اور جوابی کارروائیوں کا مکمل امکان ایک ایسی جنگ میں ڈھکیل سکتا ہے جس کا کوئی واضح خاتمہ نہیں ہوگا۔ ایٹمی طفیل کب کا متلوی ہو چکا تھا اس حقیقت کی علامت ہے کہ جنگی بے یقینی اب تجارت، ثقافت، سیاحت اور معمولات زندگی تک کو متاثر کرنے لگی ہے۔ ایران کے صدر مسعود پزشکیان کا یہ کہنا کہ دوبارہ ایسی کسی کے مفاد میں نہیں اور تنازع کو مذاکرات کے ذریعے حل کرنے کی کوششیں جاری ہیں، سفارتی راستے کی اہمیت کو اجاگر کرتا ہے۔ اسی طرح ایرانی نائب وزیر خارجہ کا عالم نجیب آبادی کی جانب سے خلیجی ممالک کے دارالحکومتوں کے دورے اور رابطوں سے اس بات کا اشارہ ملتا ہے کہ شدید کشیدگی کے باوجود مذاکرات کے دروازے مکمل طور پر بند نہیں ہوئے۔ اگر یہ ایرانی وزارت خارجہ کے ترجمان اسماعیل بقائی کے مطابق ابھی تک کسی نکتے پر اتفاق نہیں ہوسکا اور امریکا کی جانب سے دیے گئے جوابات بھی تہران کے لیے قابل اطمینان نہیں رہے، لیکن سفارت کاری میں ابتدائی اختلافات مذاکرات کے خاتمے کا مترادف نہیں ہوتے چاہئیں۔ ایرانی پارلیمان کے اسپیکر محمد باقر قالیباف کا یہ موقف کہ ایران دھمکیوں کے سامنے ہتھیار نہیں ڈالے گا، اس حقیقت کو واضح کرتا ہے کہ مسلسل دباؤ کسی ریاست کو لازماً پسپائی پر مجبور نہیں کرتا، بعض اوقات یہی دباؤ قومی مزاحمت کو مزید مستحکم کر دیتا ہے۔ امریکا کے اندرونی سیاسی حالات اس پورے بحران کو ایک اور زاویے سے دیکھنے کا تقاضا کرتے ہیں۔ وسط مدتی انتخابات میں بعض فیصلوں کی قیمت صرف ان ملکوں کو ادا نہیں کرنا پڑتی جن کے ایوانوں میں ان کا اعلان ہوتا ہے، بلکہ ان کے اثرات سمندروں، منڈیوں، معیشتوں اور کروڑوں انسانوں کی زندگیوں تک پھیل جاتے ہیں۔ واشنگٹن میں ایک انتخابی شکست کا صدمہ ہو یا تہران کے خلاف فوجی کارروائی کا عندیہ، دونوں بظاہر الگ معاملات دکھائی دیتے ہیں، لیکن ان کے پس منظر میں ایک مشترکہ حقیقت کارفرما ہے۔ امریکی سیاست کا داخلی دباؤ اب عالمی امن، علاقائی استحکام اور بین الاقوامی معیشت کے لیے ایک غیر معمولی آزمائش بنتا جا رہا ہے۔ صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی پالیسیوں میں یہی تضاد نمایاں ہے کہ ایک طرف وہ انتخابی نتائج تسلیم کرنے، سیاسی مفاہمت اور حوب اختلاف سے تعاون کی بات کرتے ہیں، دوسری جانب ایران کے خلاف بڑی فوجی کارروائی، شدید دھمکیوں اور طاقت کے استعمال کو خارج از امکان قرار دینے کے بجائے اس کی دھمکیاں دیتے ہیں۔ سوال یہ نہیں کہ امریکا اپنی قومی سلامتی کے تحفظ کا حق رکھتا ہے یا نہیں، اصل سوال یہ ہے کہ کیا کسی ریاست کو اپنے توسیع پرانی مقاصد حاصل کرنے کے لیے پورے خطے کو جنگ کے دہانے پر دھکیلا جانا چاہیے؟

ایران کے جوہری پروگرام پر امریکی تحفظات کوئی نئی بات نہیں، تاہم جوہری تنازع کے حل اور فوجی تصادم کے درمیان ایک بنیادی فرق موجود ہے۔ سفارت کاری اختلافات کو قابل گفت وشنید بناتی ہے، جب کہ جنگ اصل ناقابل واپسی دشمنیوں میں تبدیل کر سکتی ہے۔ ٹرمپ کا یہ کہنا کہ امریکا کو ایران کے خلاف کچھ بڑا کرنا ہوگا اور اسے شدید ضرب لگانی چاہیے سے محض ایک سیاسی بیان نہیں بلکہ ایک ایسے تصادم کی گنجائش پیدا ہوتا ہے جس کے نتائج کا اندازہ لگانا بھی آسان نہیں۔ بالخصوص اس وقت جب دونوں ملکوں کے درمیان پہلے ہی مہلک کارروائیوں، جوابی حملوں اور خلیج کی کوششوں کا سلسلہ جاری ہے۔ جزیرہ قشم پر امریکی حملے، ایرانی طیارہ شکن نظام کو نشانہ بنانے کا دعویٰ اور بندر خمیر کے علاقے میں امریکی ڈرون مار گرانے سے متعلق ایرانی موقف اس امر کی نشان دہی کرتے ہیں کہ کشیدگی محض بیانات تک محدود نہیں رہی۔ اس صورت حال کا سب سے تشویش ناک پہلو آبنائے ہرمز میں تیل بردار جہازوں کا بار بار دو سپر طاقتوں سے ٹکرانا ہے۔ یہ گزرگاہ عالمی توانائی کی ترسیل میں غیر معمولی اہمیت رکھتی ہے۔ یہاں معمولی نوعیت کا عسکری واقعہ بھی عالمی منڈیوں میں اضطراب پیدا کر سکتا ہے، اگر اس سمندری راستے کی آمدورفت متاثر ہوئی ہے تو اس کا اثر صرف امریکا یا ایران تک محدود نہیں رہے گا بلکہ یورپ، ایشیا اور بالخصوص ان ترقی پذیر معیشتوں کو بھی برداشت کرنا پڑے گا جو اپنی توانائی کی ضروریات کے لیے بیرونی منڈیوں پر انحصار کرتی ہیں۔ تیل کی قیمتوں میں اضافہ، مال برداری کے اخراجات، بیمہ پالیسیوں کی لاگت اور افراط زر ضروری قیمتیں ایک دوسرے سے جوڑی ہوئی ہیں۔ یوں جنگ کا ایک فیصلہ ان لوگوں کی زندگیوں میں مہنگائی کا نیا طوفان لا سکتا ہے جن کا اس تنازع سے براہ راست کوئی تعلق نہیں۔ خطے کے ممالک کو بھی اس امر کا ادراک کرنا ہوگا کہ باہمی بداعتمادی اور جوابی کارروائیوں کا مکمل امکان ایک ایسی جنگ میں ڈھکیل سکتا ہے جس کا کوئی واضح خاتمہ نہیں ہوگا۔ ایٹمی طفیل کب کا متلوی ہو چکا تھا اس حقیقت کی علامت ہے کہ جنگی بے یقینی اب تجارت، ثقافت، سیاحت اور معمولات زندگی تک کو متاثر کرنے لگی ہے۔ ایران کے صدر مسعود پزشکیان کا یہ کہنا کہ دوبارہ ایسی کسی کے مفاد میں نہیں اور تنازع کو مذاکرات کے ذریعے حل کرنے کی کوششیں جاری ہیں، سفارتی راستے کی اہمیت کو اجاگر کرتا ہے۔ اسی طرح ایرانی نائب وزیر خارجہ کا عالم نجیب آبادی کی جانب سے خلیجی ممالک کے دارالحکومتوں کے دورے اور رابطوں سے اس بات کا اشارہ ملتا ہے کہ شدید کشیدگی کے باوجود مذاکرات کے دروازے مکمل طور پر بند نہیں ہوئے۔ اگر یہ ایرانی وزارت خارجہ کے ترجمان اسماعیل بقائی کے مطابق ابھی تک کسی نکتے پر اتفاق نہیں ہوسکا اور امریکا کی جانب سے دیے گئے جوابات بھی تہران کے لیے قابل اطمینان نہیں رہے، لیکن سفارت کاری میں ابتدائی اختلافات مذاکرات کے خاتمے کا مترادف نہیں ہوتے چاہئیں۔ ایرانی پارلیمان کے اسپیکر محمد باقر قالیباف کا یہ موقف کہ ایران دھمکیوں کے سامنے ہتھیار نہیں ڈالے گا، اس حقیقت کو واضح کرتا ہے کہ مسلسل دباؤ کسی ریاست کو لازماً پسپائی پر مجبور نہیں کرتا، بعض اوقات یہی دباؤ قومی مزاحمت کو مزید مستحکم کر دیتا ہے۔ امریکا کے اندرونی سیاسی حالات اس پورے بحران کو ایک اور زاویے سے دیکھنے کا تقاضا کرتے ہیں۔ وسط مدتی

جنگی جنون کو عوامی ووٹ کا جواب



صدا بصحرا

رفیع صحرائی

rafisehraee5586@gmail.com

دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت کہلانے والے امریکہ کے وسط مدتی انتخابات نے صدر ڈونلڈ ٹرمپ اور ان کی ریپبلکن پارٹی کو ایسا سیاسی جھٹکا دیا ہے جس کے اثرات صرف امریکی سیاست تک محدود نہیں رہیں گے بلکہ عالمی سیاست، مشرق وسطیٰ کے حالات اور مستقبل کے عالمی امن پر بھی مرتب ہو سکتے ہیں۔ ان انتخابات میں ڈیموکریٹک پارٹی نے امریکی کانگریس کے دونوں ایوانوں، ایوان نمائندگان اور سینیٹ کا کنٹرول حاصل کر کے ٹرمپ انتظامیہ کے لیے ایک بڑا سیاسی چیلنج کھڑا کر دیا ہے۔ یہ محض دو سیاسی جماعتوں کے درمیان انتخابی مقابلے کا نتیجہ نہیں بلکہ امریکی عوام کی جانب سے حکومتی پالیسیوں، جنگی فیصلوں اور معاشی ترجیحات پر دیا جانے والا ایک واضح فیصلہ ہے۔ صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی شخصیت ہمیشہ سے خود پسندی اور زرکسیت کا مظہر رہی ہے۔ ان کا یہ کہنا کہ اگر انتخابی بیلٹ پیپر پر ان کی تصویر موجود ہوتی تو ریپبلکن امیدوار کامیاب ہو جاتے، ان کی خود پسندی کی انتہا ہے۔ گویا ان کے نزدیک جماعت، امیدواروں کی صلاحیت اور حکومتی کارکردگی سے زیادہ اہمیت ان کی اپنی ذات کی ہے۔ تاہم ان کا انتخابی نتائج کو تسلیم کرنے اور ڈیموکریٹس کے ساتھ مل کر کام کرنے کی خواہش ظاہر کرنے کا اقدام خوش آئند ہے۔ جمہوریت کا حسن ہی یہی ہے کہ اقتدار میں موجود جماعت عوام کے فیصلے کو خندہ پیشانی سے قبول کرے۔ سیاسی اختلاف اپنی جگہ، لیکن عوامی مینڈیٹ کا احترام ہر جمہوری نظام کی بنیاد ہوتا ہے۔ ان انتخابات میں ریپبلکن پارٹی کی شکست کی بنیادی وجوہات میں ایران کے ساتھ جنگ، پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں اضافہ اور مہنگائی کو نمایاں اہمیت حاصل ہے۔ دلچسپ امر یہ ہے کہ خود صدر ٹرمپ نے بھی اعتراف کیا ہے کہ ایران جنگ نے ان کی جماعت کے انتخابی نتائج کو متاثر کیا۔ اگر چہ انہوں نے جنگی فیصلے پر پشیمانی ظاہر نہیں کی اور کہا کہ وہ دوبارہ بھی یہی فیصلہ کرتے، لیکن اس اعتراف سے یہ حقیقت ضرور سامنے آ گئی کہ جنگ کی سیاسی قیمت عام شہری جماعت کو ادا کرنا پڑی ہے۔ ٹرمپ اقتدار میں آئے تو ان کا نعرہ امریکہ کو دوبارہ عظیم بنانے، معیشت کو مضبوط کرنے اور امریکی عوام کے مفادات کو مقدم رکھنے کا تھا۔ مگر ایران کے ساتھ طویل جنگ نے ان دعوؤں کو شدید آزمائش سے دوچار کر دیا۔ جنگیں صرف میزائلوں، بموں اور فوجی بجٹ تک محدود نہیں ہوتیں۔ ان کے اثرات عالمی تجارت، تیل کی ترسیل، توانائی کی قیمتوں، ٹرانسپورٹ اور اشیائے ضروریہ تک پہنچتے ہیں۔ ایران جنگ کے نتیجے میں پٹرول کی قیمتوں میں اضافے نے امریکی شہریوں کے گھریلو بجٹ کو متاثر کیا۔ امریکی عوام نے محسوس کیا کہ عالمی طاقت بننے کی خواہش اور جنگی مہم جوئی کی قیمت بالآخر انہیں اپنی جیب سے ادا کرنا پڑ رہی ہے اور اگر وہ صدر ٹرمپ کو ایک مرتبہ پھر پریذیڈنٹ دیتے ہیں یہ بداعتمادی اور معاشی تباہی کی بنیاد اپنے ہاتھوں سے رکھنے کے مترادف ہوگا۔ گویا جنگی مکت عملی معاشی مشکلات میں تبدیل ہوئی تو عوام نے ووٹ کی طاقت سے اپنا ردعمل ظاہر کر دیا۔ ان نتائج کا ایک اہم پہلو مشی گن سے ڈیموکریٹک امیدوار ڈاکٹر عبدالرحمن السید کی کامیابی بھی ہے، جنہوں نے ریپبلکن امیدوار مائیک راجرز کو شکست دے کر امریکی سینیٹ میں پہلے مسلمان رکن بننے کا اعزاز حاصل کیا۔ ان کی کامیابی امریکی معاشرے میں مذہبی تنوع اور سیاسی شمولیت کے حوالے سے ایک اہم پیش رفت ہے۔ انتخابی مہم کے دوران ان کے مذہبی اور سیاسی نظریات کو موضوع تنقید بنایا گیا، لیکن امریکی ووٹرز نے ان کے حق میں فیصلہ دے کر یہ پیغام دیا کہ جمہوریت میں کسی امیدوار کی مذہبی شناخت اس کی صلاحیتوں اور عوامی حمایت پر حتمی پابندی نہیں ہونی چاہیے۔ یہ کامیابی امریکی مسلمانوں اور تارکین وطن کے لیے بھی یقیناً حوصلہ افزا ہے۔ امریکی انتخابات کا ایک دوسرا اہم پہلو فلسطین اور غزہ کے حوالے سے عوامی جذبات اور اسرائیل کے بارے میں بدلتی ہوئی رائے عامہ ہے۔ غزہ میں طویل عرصے سے جاری تباہی، بے گناہ شہریوں کی ہلاکتوں اور انسانی بحران نے دنیا بھر میں احتجاج اور تشویش کی لہر پیدا کی ہے۔ امریکہ بھی اس سے مستثنیٰ نہیں رہا۔ وہاں نوجوانوں، طلبہ، انسانی حقوق کے کارکنوں اور مختلف مذہبی وسماجی حلقوں میں اسرائیلی جنگی کارروائیوں اور امریکی فوجی ومالی امداد پر سوالات اٹھائے گئے ہیں۔ انتخابی مہم میں بھی فلسطین اور اسرائیل سے متعلق امریکی پالیسی زیر بحث رہی۔ تاہم یہ کہنا درست نہیں ہوگا کہ ڈیموکریٹس کی کامیابی کا واحد سبب فلسطین کا مسئلہ ہے۔ اس میں مہنگائی، ایران جنگ، روزگار اور جمہوری اقدار سمیت متعدد عوامل شامل ہیں۔ البتہ یہ ضرور واضح ہوا ہے کہ امریکی سیاست میں اسرائیل کی غیر مشروط حمایت اب پہلے کی طرح اختلاف سے بالاتر معاملہ نہیں رہی۔ یہاں یہ حقیقت بھی نظر انداز نہیں کی جا سکتی کہ امریکی خارجہ پالیسی صرف صدر یا ایک سیاسی جماعت کے بدلنے سے مکمل طور پر تبدیل نہیں ہوتی۔ ڈیموکریٹک پارٹی کے ماضی کے بعض فیصلے بھی اسرائیل کے لیے حمایت کی مثالیں رکھتے ہیں۔ اس لیے نئی کانگریس سے غیر معمولی توقعات وابستہ کرنے کے بجائے اس کے عملی اقدامات کا انتظار کرنا چاہیے۔ تاہم منتخب نمائندوں پر عوامی دباؤ بڑھنے سے فلسطین کے مسئلے پر زیادہ متوازن اور انسانی بنیادوں پر مبنی پالیسی کی گنجائش ضرور پیدا ہو سکتی ہے۔ ان انتخابات کا سب سے بڑا پیغام یہ ہے کہ عوام جنگ سے زیادہ امن، نعروں سے زیادہ معاشی آسودگی اور طاقت کے مظاہروں سے زیادہ اپنے مستقبل کا تحفظ چاہتے ہیں۔ کسی بھی ملک کی اصل عظمت اس کے ہتھیاروں، فوجی طاقت یا عالمی دھونس میں نہیں بلکہ اس کے شہریوں کے معیار زندگی، معاشی استحکام اور انسانی حقوق کے احترام میں ہوتی ہے۔ ایران کے خلاف جنگ نے نہ صرف امریکی معیشت پر دباؤ ڈالا بلکہ عالمی امن کو بھی خطرات سے دوچار کیا۔ اگر نئی کانگریس جنگ کے خاتمے، سفارتی مذاکرات اور تنازعات کے پرامن حل کے لیے مؤثر کردار ادا کرتی ہے تو یہ پوری دنیا کے لیے ایک مثبت پیش رفت ہوگی۔ ڈیموکریٹک پارٹی کو بھی یہ نہیں بھولنا چاہیے کہ عوام نے اسے محض ٹرمپ کی مخالفت کے لیے نہیں بلکہ بہتر متبادل کی امید پر ووٹ دیا ہے۔ اب اس کی ذمہ داری ہے کہ وہ مہنگائی میں کمی، روزگار کے مواقع، عوامی فلاح اور جنگی پالیسیوں پر مؤثر نگرانی کے لیے عملی اقدامات کرے۔ دوسری طرف صدر ٹرمپ کو بھی سمجھنا ہوگا کہ کانگریس کے دونوں ایوانوں میں مخالف جماعت کی اکثریت محض ایک عددی تبدیلی نہیں بلکہ عوامی اعتماد میں کمی کا اظہار ہے۔ جارحانہ آرائی کے بجائے مفاہمت ہی ان کے لیے بہتر راستہ ہے۔ امریکی انتخابات کا نتیجہ دنیا کے تمام حکمرانوں کے لیے بھی ایک سبق ہے کہ عوام کو نظر انداز کر کے، جنگوں کو طول دے کر اور معاشی مشکلات سے آنکھیں پرا کر اقتدار کو محفوظ نہیں بنایا جا سکتا۔ عوام کا ووٹ حکمرانوں کے لیے اعتماد کا پروانہ بھی ہے اور ان کی کارکردگی کا احتساب بھی۔ اگر اس انتخابی فیصلے سے ایران جنگ کے خاتمے، فلسطین کے مظلوم عوام کے لیے انصاف اور عالمی سطح پر امن کی کوششوں کو تقویت ملتی ہے تو اسے بجا طور پر امن کی جیت قرار دیا جائے گا۔ دنیا کو جنگوں کے فاتحین نہیں، امن کے معمار درکار ہیں۔

مڈٹرم انتخابی شکست کیا ٹرمپ مواخذہ ممکن؟

امریکی سیاسی پارلیمانی تاریخ میں مواخذہ کا سامنا کرنے والے تین صدور ہیں۔ اینڈریو جانسن 1868ء میں، کلنٹن 1998ء میں اور 2021ء میں ڈونلڈ ٹرمپ 2019ء پہلی اور 2021ء میں دوسری مواخذہ کا سامنا کر چکے ہیں۔ اگر مستقبل میں ٹرمپ کو پھر اس کا سامنا کرنا پڑا تو یہ تاریخی سیاسی "ہیٹرک" ہوگی۔ امریکی تاریخ میں کسی اور صدر کو ایسی غیر مقبولیت کا سامنا نہیں کرنا پڑا جس کا سامنا ڈونلڈ ٹرمپ کو کرنا پڑ رہا ہے۔ نئی تاریخ رقم ہونے جا رہی ہے۔ یہ منفرد ریکارڈ بھی صرف ٹرمپ کے حصے میں آ چکا کہ امریکی تاریخ میں پہلے ہی ٹرمپ دو مرتبہ مواخذے کا سامنا کر چکے ہیں۔ کیا اب وہ مواخذہ کی ہیٹرک" کا "اعزاز" بھی حاصل کر لیں گے یا نہیں؟ یہ بھی دیکھنا ہوگا کہ ٹرمپ کی ایوزیشن کو شکست کے بعد بھی ووٹ کی دھمکیاں آنے والے وقت میں کیا رنگ دکھائیں گی۔؟ یہ تو وقت بتائے گا کہ اب بھی ٹرمپ اپنی سیاسی ووٹ پاور استعمال کر پائیں گے یا ڈیموکریٹک مواخذہ کی ناکامی کو موقع میں بدل پائیں گے؟

"لیکن اگر 2026ء کے مڈٹرم انتخابات میں ٹرمپ کی شکست کے بعد ڈیموکریٹک اکثریت نے تیسری مرتبہ مواخذے کی کارروائی مکمل کر لی تو ٹرمپ امریکی صدارتی تاریخ میں ایک ایسا منفرد ریکارڈ قائم کریں گے جس کی پہلے کوئی مثال موجود نہیں۔"

کیا ٹرمپ کا تیسرا مواخذہ شروع ہو چکا ہے؟ ابھی نہیں۔ 5 نومبر 2026ء تک تیسری مرتبہ مواخذے کی کوئی قرارداد ایوان نمائندگان سے منظور نہیں ہوتی۔

البتہ 2 نومبر 2026ء کو امریکی کانگریس کے سینئر ڈیموکریٹ رکن ایڈم اسمتھ نے ٹرمپ کے مواخذے کی حمایت کا اظہار کیا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ نئی کانگریس میں یہ معاملہ سیاسی بحث کا اہم حصہ بن سکتا ہے۔

سات ریپبلکن سینیٹرز نے ٹرمپ کے خلاف ووٹ دیا تھا۔ جن میں سینیٹرز رچرڈ برل، لیزا مرکووسکی، مٹ رومنی، بین ساسے، اور پیٹ ٹومی شامل تھے۔ 2021ء میں ان سات ریپبلکن سینیٹرز کا ٹرمپ کے خلاف ووٹ دینا اس بات کا تاریخی ثبوت ہے کہ امریکی سیاست میں بھی پارٹی کی وفاداری ہر صورت میں صدر کی حمایت کی ضمانت نہیں ہے۔ 2021ء کے مواخذے کی حمایت میں کل 57 سینیٹرز ووٹ دیا تھا۔ جبکہ امریکی آئین کے مطابق صدارتی مواخذہ کے لئے سینٹ کے سو میں سے ایوان کی دو تہائی اکثریت 67 کی حمایت لازمی درکار ہے۔ مڈٹرم الیکشن نتائج سے 54 ڈیموکریٹک اتحادی دونوں کے بعد 13 ریپبلکن ووٹ درکار ہونا ایک بڑا سیاسی چیلنج ہوگا؟

یعنی ڈیموکریٹس کو کم از کم 13 ریپبلکن سینیٹرز کی حمایت حاصل کرنا ہوگی۔ بشرطیکہ تمام 100 ارکان ووٹنگ میں شریک ہوں۔

تاہم اس مرتبہ کتنے سینیٹرز ایسا کریں گے، اس کا تعین ابھی ممکن نہیں۔ مواخذہ کے الزامات، ان کے شواہد اور اس وقت کے سیاسی حالات فیصلہ کن ہوں گے۔

یہی وہ پہلو ہے جو ٹرمپ کے ممکنہ تیسرے مواخذے کو امریکی سیاسی تاریخ کا ایک اہم موضوع بنا سکتا ہے۔

مڈٹرم انتخابات ٹرمپ کی سیاسی اور مواخذے کے خطرے کو دیکھا جائے تو

واشنگٹن میں اقتدار کا پلڑا توازن اور وائٹ ہاؤس کے لیے ایک نیا آئینی چیلنج، امتحان ہے۔

امریکہ کے 3 نومبر 2026ء کے مڈٹرم انتخابات کے نتائج نے صدر ڈونلڈ ٹرمپ اور ان کی ری پبلکن پارٹی کے لیے ایک بڑا سیاسی دھچکا پیدا کر دیا ہے۔ ڈیموکریٹک پارٹی نے کانگریس کے دونوں ایوانوں، ایوان نمائندگان اور سینیٹ، میں اکثریت حاصل کر کے امریکی اقتدار کے توازن کو تبدیل کر دیا ہے۔ یوں ٹرمپ انتظامیہ کو اب نہ صرف اپنی قانون سازی کے لیے مشکلات کا سامنا ہوگا بلکہ صدارتی اختیارات، انتظامی فیصلوں اور حکومتی پالیسیوں کی سخت پارلیمانی نگرانی بھی کرنا پڑے گی۔

مڈٹرم انتخابات امریکی سیاسی نظام میں محض وسط مدتی انتخابی سرگرمی نہیں بلکہ صدر کی مقبولیت، حکومتی کارکردگی اور عوامی اعتماد کا ایک اہم امتحان سمجھے جاتے ہیں۔ ان نتائج کے بعد ڈیموکریٹس کو کانگریس کے دونوں ایوانوں میں تحقیقات، سماعتوں، سرکاری اہلکاروں کو طلب کرنے اور حکومتی پالیسیوں کی جانچ پڑتال کے وسیع تر مواقع میسر آئیں گے۔ بالخصوص ایران جنگ، مہنگائی، توانائی کی قیمتوں اور انتظامیہ کے متنازع فیصلوں پر وائٹ ہاؤس کو جواب دہی کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ ڈیموکریٹ کا بھی چیلنج امتحان یہ ہے کہ اس عوامی مینڈیٹ کے بعد کون سا سیاسی آپشن اختیار کرتے ہیں۔ کیا ٹرمپ کا مواخذہ ممکن ہے؟

اس انتخابی تبدیلی کا سب سے اہم آئینی اور سیاسی پہلو صدر ٹرمپ کے ممکنہ مواخذے کا سوال ہے۔ امریکی آئین کے تحت صدر کے مواخذے کا اختیار ایوان نمائندگان کو حاصل ہے، جہاں سادہ اکثریت سے مواخذے کی قرارداد منظور کی جا سکتی ہے۔ اس کے بعد مقدمے کی سماعت سینیٹ میں ہوتی ہے، جہاں صدر کو جرم قرار دے کر عہدے سے ہٹانے کے لیے موجود سینیٹرز کے دو تہائی ووٹ درکار ہوتے ہیں۔ صدر کے مواخذے کے مقدمے کی صدارت سپریم کورٹ کے چیف جسٹس کرتے ہیں۔ چنانچہ ڈیموکریٹس کو دونوں ایوانوں میں اکثریت حاصل ہونے سے مواخذے کی کارروائی شروع کرنے کا آئینی راستہ ضرور کھل گیا ہے، لیکن مواخذہ اور صدر کو منصب سے ہٹانا دو مختلف مراحل ہیں۔ سینیٹ میں دو تہائی اکثریت حاصل کرنا ایک الگ اور کہیں زیادہ مشکل آئینی تقاضا ہے۔ امریکی تاریخ میں مواخذے کے اہم اسباق یہ ہیں کہ امریکی سیاسی تاریخ میں صدر کے مواخذے کی کارروائی غیر معمولی ضرور رہی ہے، لیکن اس کی مثالیں موجود ہیں۔ 1868ء میں صدر اینڈریو جانسن کا مواخذہ ہوا۔ یہ کارروائی صدر اور ری پبلکن اکثریت والی کانگریس کے درمیان تعمیر نو (Reconstruction) کی پالیسیوں اور اختیارات کے تنازع کا نتیجہ تھی۔ سینیٹ میں انہیں عہدے سے ہٹانے کے لیے درکار دو تہائی اکثریت صرف ایک ووٹ سے پوری نہ ہو سکی۔ 1974ء میں صدر رچرڈ نکسن کو واٹر گیٹ اسکینڈل کے باعث مواخذے کی کارروائی کا سامنا کرنا پڑا۔ ایوان کی عدالتی کمیٹی نے ان کے خلاف اختیارات کے ناجائز استعمال، انصاف کی راہ میں رکاوٹ اور کانگریس کی توہین کے الزامات پر مواخذے کی سفارش کی۔ تاہم مکمل ایوان میں ووٹنگ سے پہلے نکسن نے 9 اگست 1974ء کو استعفیٰ دے دیا۔ 1998ء میں صدر بل کلنٹن کا مواخذہ جھوٹی گواہی اور انصاف کی راہ میں رکاوٹ کے الزامات پر کیا گیا، لیکن سینیٹ میں مطلوبہ اکثریت نہ ملنے کے باعث وہ اپنے عہدے پر برقرار رہے۔ خود ڈونلڈ ٹرمپ امریکی تاریخ کے پہلے صدر ہیں جن کا دو مرتبہ مواخذہ ہوا۔ پہلی کارروائی 2019ء میں یوکرین کے معاملے پر اختیارات کے ناجائز استعمال اور کانگریس کی تحقیقات میں رکاوٹ کے الزامات پر ہوئی، جبکہ دوسری کارروائی 2021ء میں کیپٹل ہل پر 6 جنوری کے حملے کے تناظر میں ہوئی۔ دونوں مرتبہ سینیٹ نے انہیں بری کر دیا۔ وائٹ ہاؤس کے لیے نئی سیاسی حقیقت اب یہ ہے کہ اب 2026ء کے انتخابی نتائج نے ایک مرتبہ پھر ٹرمپ انتظامیہ کے سامنے کانگریس کی جانب سے سخت احتساب کا امکان پیدا کر دیا ہے۔ ڈیموکریٹس کے لیے مواخذہ صرف ایک آئینی اختیار نہیں بلکہ ٹرمپ انتظامیہ کے خلاف سیاسی اور قانونی دباؤ بڑھانے کا ذریعہ بھی بن سکتا ہے۔ تاہم اس اقدام کی کامیابی کا انحصار الزامات کی قانونی بنیاد، دستیاب شواہد اور سینیٹ میں دو تہائی حمایت حاصل کرنے پر ہوگا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ ڈیموکریٹس فوری مواخذے کے بجائے پہلے انتظامیہ کے خلاف تحقیقات، دستاویزات کے حصول، عوامی سماعتوں اور سرکاری عہدیداروں کے بیانات کے ذریعے اپنا مقدمہ مضبوط کریں۔ امریکی جمہوریت کا ایک اہم امتیاز یہی ہے کہ صدر کا انتخاب اسے آئینی استثناء سے بالاتر نہیں کرتا۔ صدر کا انتخاب مواخذہ نسبتاً آسان مگر صدر کو آئینی طور پر ہٹانا کچھ مشکل ہے۔

سپورٹس



پاکستان کے عرفات منہاس آئی سی سی پلیئر آف دی منتھ ایوارڈ کے لیے نامزد

پاکستان کے نوجوان آل راؤنڈر عرفات منہاس کو ہوم ون ڈے سہ ملکی سیریز میں شاندار کارکردگی پر اکتوبر 2026 کے لیے آئی سی سی میلز پلیئر آف دی منتھ ایوارڈ کے لیے نامزد کر دیا گیا۔ عرفات منہاس نے سہ ملکی سیریز میں پاکستان کے لیے ٹائٹل جیتنے میں اہم کردار ادا کیا۔ انہوں نے پانچ اننگز میں 29.80 کی اوسط سے 149 رنز بنائے، جبکہ 9 وکٹیں بھی حاصل کیں جن میں انگلینڈ کے خلاف 6 وکٹیں شامل تھیں۔ انگلینڈ کے خلاف میچ میں عرفات منہاس نے 40 رنز دے کر 6 وکٹیں حاصل کیں اور 59 رنز کی اننگز بھی کھیلی۔ یہ پاکستان کی سرزمین پر کسی پاکستانی بولر کی دوسری بہترین ون ڈے بولنگ کارکردگی ہے۔ سری لنکا کے خلاف فائنل میں انہوں نے صرف 31 گیندوں پر 61 رنز بنا کر پاکستان کو 326 رنز کا ہدف حاصل کرنے میں مدد دی۔ آل راؤنڈ کارکردگی پر انہیں پلیئر آف دی سیریز بھی قرار دیا گیا۔ ایوارڈ کے لیے جنوبی افریقہ کے آل راؤنڈر مارکو جانسن اور ویسٹ انڈیز کے کپتان شائی ہوپ کو بھی نامزد کیا گیا ہے۔ مارکو جانسن نے آسٹریلیا کے خلاف ٹیسٹ سیریز میں شاندار کارکردگی دکھائی۔ انہوں نے دوسرے ٹیسٹ میں 85 رنز بنانے کے ساتھ 6 وکٹیں حا

بقیہ 1

ہمیشہ سرکار کرتی ہے، آگے بڑھیں، بہت نقصان ہو چکا ہے، مزید نقصان نہ کیا جائے۔

بقیہ 2

میں قائم جامع مسجد میں نماز جمعہ کے اجتماع کے موقع پر عقیدت مندوں نے بھرپور شرکت کی اور مذہبی عقیدت و احترام کے ساتھ نماز ادا کی اور ملک و قوم کی سلامتی خوشحالی اور امن کیلئے خصوصی دعائیں کی گئیں۔ اس موقع پر سید امتیاز حسین شاہ نے امامت کی ذمہ داریاں انجام دیں۔ نماز جمعہ کے ساتھ ساتھ بری امام ہاؤس میں عرصہ دراز سے جاری لنگر کا سلسلہ بھی حسب معمول جاری ہے، جہاں روزانہ کی بنیاد پر آنے والے عقیدت مندوں، زائرین اور دیگر افراد کو لنگر فراہم کیا جا رہا ہے۔ سینکڑوں افراد اس لنگر سے مستفید ہو رہے ہیں۔ مقامی سطح پر بری امام ہاؤس کو ایک اہم مذہبی، روحانی اور سماجی مرکز کی حیثیت حاصل ہے، جہاں عبادات، لنگر اور دیگر معمولات کے ذریعے آنے والے افراد کی خدمت کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ نماز جمعہ کی ادائیگی اور لنگر کی مسلسل فراہمی اس امر کی عکاسی کرتی ہے کہ ہاؤس میں معمول کی سرگرمیاں تسلسل کے ساتھ جاری ہیں۔ واضح رہے کہ بری امام ہاؤس میں جامع مسجد کے ذریعے نماز جمعہ کی ادائیگی اور لنگر کی تقسیم کا سلسلہ اس مرکز سے وابستہ مذہبی و سماجی روایات کا حصہ ہے، جس سے ہر ہفتے بڑی تعداد میں عقیدت مند اور شہری مستفید ہوتے ہیں۔

بقیہ 3

ور صاف ماحول آنے والی نسلوں کی امانت ہے۔ عوامی شمولیت کے ساتھ ایک جامع پلان مرتب کرنا ہوگا اور ماحولیاتی آلودگی کے ماہرین کی مدد لینا ہوگی۔ نمائشی اور وقتی اقدامات کے بجائے آلودگی کے مستقل خاتمے کیلئے فوری طور پر جامع اور طویل المیعاد پالیسی بنائی جائے۔ انہوں نے کہا کہ جنگلات اور درخت کاٹنے کے قومی اور انسانی جرم کی وجہ سے آج ہم دنیا کا آلودہ ترین ملک بن چکے ہیں اور گلوبل وارمنگ کی فہرست میں سر فہرست ہیں۔

بقیہ 4

کرتے رہیں گے۔ علاوہ ازیں جہانگیر خان ترین کی خصوصی ہدایت پر سی ای او ایل پی پی ڈاکٹر عبدالصبور اور ٹیم ایل پی پی نے کیمپ کے دوران مریضوں کو بہترین طبی سہولیات فراہم کرتے کے ساتھ ان کی عزت نفس، آرام اور سہولت کا خصوصی خیال رکھا۔ تین روزہ کیمپ میں مریضوں کے لیے کھانے کا انتظام بھی کیا گیا، جبکہ انہیں ایک خوشگوار اور معاون ماحول فراہم کیا گیا۔ اس موقع پر سی ای او ایل پی پی ڈاکٹر عبدالصبور نے کہا کہ مریضوں کے چہروں پر خوشی، مسکراہٹیں اور دعائیں اس فلاحی اقدام کی حقیقی کامیابی کا مظہر ہیں۔ معیاری صحت کی سہولیات تک رسائی ہر انسان کا بنیادی حق ہے اور جہانگیر خان ترین اور علی خان ترین کی خصوصی ہدایت پر ایل پی پی اس حق کی فراہمی کے لیے عملی اقدامات جاری رکھے ہوئے ہے۔

بقیہ 5

سیبر حملہ آوروں کا نشانہ بن سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ تیل و گیس کی تنصیبات، پانی کی فراہمی کے نظام، بجلی کی پیداوار و تقسیم، صنعتی اداروں اور ٹرانسپورٹ کے نظام کو بھی خطرات لاحق ہیں۔ رپورٹ کے مطابق مصنوعی ذہانت، خودکار بوٹس، بوٹ نیٹس اور اسمتھنگ ٹولز کے استعمال سے سائبر حملوں کی رفتار اور پیچیدگی میں اضافہ ہو رہا ہے۔ بینکوں کے ایپلی کیشن پروگرامنگ انٹرفیس اور ادائیگی کے نظام میں مداخلت کے ذریعے صارفین کے اکاؤنٹس اور مالیاتی معلومات کو متاثر کرنے کا خدشہ ہے۔ اکاؤنٹس میں ظاہر ہونے والی رقوم کے بیلنس میں رد و بدل سے صارفین میں خوف و ہراس بھی پھیلایا جاسکتا ہے۔ ایڈوائزری میں مالیاتی اداروں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ خودکار لاگ ان کی کوششوں، بار بار ناکام تصدیق، بڑی تعداد میں صارفین کی اسناد آزمانے، غیر معمولی اے پی آئی درخواستوں، ایپلی کیشنز کی ترجیحات میں تبدیلی اور مشکوک مالی لین دین پر کڑی نظر رکھیں۔ ایڈوائزری میں یورپ کے سپر مارکیٹس کے ریفریجریشن اور فریزر سسٹمز پر ہونے والے سائبر حملوں کا بھی حوالہ دیا گیا ہے، جن سے کاروباری سرگرمیاں اور متعلقہ آپریشنل نظام متاثر ہوئے۔ تاہم ان واقعات میں مصنوعی ذہانت کے استعمال کی تاحال تصدیق نہیں ہوسکی۔ قومی سائبر ایمرجنسی رسپانس ٹیم نے اداروں کو صارفین کی ایپلی کیشنز اور بینکنگ ریکارڈ کی درستگی یقینی بنانے، مالی لین دین کی آزادانہ جانچ اور خودکار بوٹس کے ذریعے ہونے والی مشکوک سرگرمیوں کی نگرانی کی سفارش کی ہے۔ اس کے علاوہ اداروں کو اے آئی کے ذریعے ممکنہ سائبر حملوں سے نمٹنے کے لیے اپنی تیاریوں کا جائزہ لینے کی ہدایت بھی کی گئی ہے

بقیہ 6

سی اسٹیک ہولڈرز کے ساتھ رابطے برقرار رکھنے چاہئیں اور ہر کسی سے جھگڑنے کے بجائے تمام فریقین کے ساتھ بات چیت کا راستہ اختیار کرنا چاہیے۔ چیئرمین پیپلز پارٹی بلاول بھٹو نے کہا کہ وزیراعظم شہباز شریف سے ان کی ملاقات بہت مثبت رہی، جس کے نتیجے میں وفاق کے ساتھ رابطہ کاری میں بہتری آئے گی۔ انہوں نے کہا کہ وزیراعظم کے ساتھ مل کر حکمت عملی بنائی ہے اور چاہتے ہیں کہ وفاقی حکومت کے ساتھ مل کر عوام کے لیے کام کیا جائے۔ بلاول بھٹو نے بتایا کہ انہوں نے وزیراعظم کو وفاقی کابینہ کے اجلاس مختلف صوبوں میں منعقد کرنے کی تجویز دی ہے جبکہ وفاق اور سندھ کے درمیان رابطہ کاری بہتر بنانے کے لئے کراچی میں بھی اجلاس ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ تمام سیاسی جماعتوں کو انتخابی اصلاحات کمیٹی کا حصہ بننا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ دیگر صوبوں کے مقابلے میں سندھ حکومت ہسپتالوں کی ذمہ داری زیادہ بہتر انداز میں نبھا رہی ہے، تاہم لاڑکانہ کے ہسپتال کی تعمیر میں وفاقی حکومت کی کوئی معاونت شامل نہیں ہے۔ چیئرمین پیپلز پارٹی کے مطابق کافی عرصے سے سندھ میں وفاقی منصوبے نہ ہونے کے برابر ہیں، تنقید کرنا آسان اور کام کرنا مشکل ہے۔ کچھ لوگ سیمینار سیمینار کھیل رہے ہیں، آپ بھی سیمینار رکھ لیں، میں آ جاؤں گا۔ بلاول بھٹو زرداری نے کہا کہ کافی عرصے بعد لاڑکانہ آنے کا موقع ملا ہے، جب پچھلی مرتبہ لاڑکانہ سے رکن قومی اسمبلی منتخب ہوا تو معلوم ہوا کہ چانڈکا ہسپتال کو مشکلات کا سامنا ہے۔ لاڑکانہ کے پرانے ہسپتال کے لیے مریضوں کا مزید بوجھ اٹھانا مشکل ہو چکا تھا جبکہ بلوچستان سے بھی لوگ علاج کے لیے لاڑکانہ آتے ہیں۔ اسی صورتحال کو دیکھتے ہوئے لاڑکانہ شہر کو نیا ہسپتال دینے کا فیصلہ کیا گیا۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ 600 بستروں پر مشتمل نیا ہسپتال لاڑکانہ کے شایان شان ہوگا اور یہاں عالمی معیار کی صحت کی سہولتیں فراہم کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ بلاول بھٹو نے کہا کہ دنیا بھر میں معاشی بحران ہے اور پاکستان کے عوام بھی معاشی مشکلات کا سامنا کر رہے ہیں۔ موجودہ معاشی صورتحال کے پیش نظر سندھ بھر میں صحت کی سہولتوں کی فراہمی پر خصوصی توجہ دی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہماری کوشش ہے کہ معاشی مشکلات کی وجہ سے کوئی شخص علاج کی سہولت سے محروم نہ رہے۔ ہم نہیں چاہتے کہ پیسے نہ ہونے کے باعث کسی شہری کو علاج سے محروم ہونا پڑے۔ چیئرمین پیپلز پارٹی بلاول بھٹو نے کہا کہ سندھ حکومت پنجاب، خیبر پختونخوا اور بلوچستان کے مقابلے میں اعلی تعلیم کے شعبے کو زیادہ معاونت فراہم کر رہی ہے۔ وفاقی حکومت پورے پاکستان میں اعلی تعلیم پر 60 ارب روپے خرچ کر رہی ہے جبکہ سندھ حکومت اکیلے یونیورسٹیوں کو 45 ارب روپے کی گرانٹ فراہم کر رہی ہے۔ گزشتہ روز لاڑکانہ یونیورسٹی کا افتتاح کیا گیا تاہم حکومتی معاونت کے باوجود تعلیمی اداروں کو مسائل کا سامنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کوشش ہوگی کہ تعلیمی اداروں کو اپنے پیروں پر کھڑا کیا جائے اور مستقبل میں ان اداروں کے ساتھ مل کر کام کیا جائے۔ بلاول بھٹو زرداری نے کہا کہ لاڑکانہ اور قمبر شہدادکوٹ میں مختلف ترقیاتی منصوبوں پر کام جاری ہے۔ انہوں نے کہا کہ سابق وزیراعظم ذوالفقار علی بھٹو نے لاڑکانہ میں پانی کی فراہمی، سیوریج اور نکاسی آب کے منصوبے دیئے تھے۔ چیئرمین پیپلز پارٹی نے کہا کہ لاڑکانہ شہر میں پانی کی فراہمی یقینی بنانا چاہتے ہیں تاکہ شہریوں کو درپیش مشکلات دور کی جا سکیں۔ عالمی صورتحال پر گفتگو کرتے ہوئے بلاول بھٹو زرداری نے کہا کہ امریکہ کے عوام نے جنگ کو مسترد کر دیا ہے، جبکہ جنگ کا معاشی بوجھ امریکہ سے لے کر لاڑکانہ تک کے عوام اپنے کندھوں پر اٹھا رہے ہیں، اگر جنگ فوری طور پر ختم بھی ہو جائے تو اس کے معاشی اثرات ختم نہیں ہوں گے

بقیہ 7

حیات کو دوسرے پر تشدد کرنے کی اجازت نہیں دیتی۔ عدالت نے کہا کہ قانون سازی کرنا پارلیمنٹ اور صوبائی اسمبلیوں کا آئینی اختیار ہے، عدالتیں پارلیمنٹ کی جگہ خود قانون سازی نہیں کر سکتیں، خواتین کے تحفظ کے لیے پنجاب سمیت دیگر صوبوں میں گھریلو تشدد کے خلاف قوانین موجود ہیں۔ فیصلے میں کہا گیا کہ اسمبلی چاہے تو اس معاملے پر آئین کے مطابق قانون سازی کر سکتی ہے، خواتین کے تحفظ کیلئے قانونی نظام صرف پاکستان پینل کوڈ تک محدود نہیں، خواتین کو گھریلو تشدد اور دیگر اقسام کے تشدد سے بچانے کیلئے مختلف قوانین بنائے گئے ہیں۔ عدالت نے ازدواجی زندگی میں تشدد اور زیادتی سے متعلق قانون سازی کی درخواست خارج کر دی۔

بقیہ 8

نہ مساعی (گڈ آفسز) اور براہ راست یا بالواسطہ رابطوں کا استعمال کریں، چاہے فوجی کارروائیاں جاری ہی کیوں نہ ہوں۔ یہ بیان نومبر کیلئے سلامتی کونسل کی صدر اور لٹویا کی سفیر سانیتا پاولوتا-ڈیس لینڈس کی زیر صدارت منظور کیا گیا۔ اقوام متحدہ میں پاکستان کے مستقل مندوب، سفیر سید حیدر شاہ نے بیان کی منظوری کا خیر مقدم کرتے ہوئے اسے تنازعات کے پرامن حل کے لئے عالمی کوششوں میں ایک اہم پیش رفت قرار دیا۔ بیان کی منظوری کے بعد میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اس صدارتی بیان کا پیغام سادہ مگر نہایت طاقتور ہے، دشمنی اور جنگ شروع ہونے کے بعد سفارت کاری ختم نہیں ہونی چاہئے، بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اس وقت اس کی اہمیت مزید بڑھ جاتی ہے۔ پاکستان کی یہ سفارتی کوشش سلامتی کونسل کی قرارداد 2788 کی بنیاد پر آگے بڑھائی گئی ہے، جسے جولائی 2025 میں پاکستان کی سلامتی کونسل کی صدارت کے دوران متفقہ طور پر منظور کیا گیا تھا، اس قرارداد میں اقوام متحدہ کے منشور کے تحت بین الاقوامی تنازعات کے پرامن حل کی اہمیت کا اعادہ کیا گیا تھا۔ صدارتی بیان میں اسی اصول کو مزید آگے بڑھاتے ہوئے خاص طور پر اس مرحلے پر سفارتی رابطوں کی اہمیت اجاگر کی گئی ہے جب مسلح تصادم شروع ہو چکا ہو، مخالف فریقوں کے درمیان رابطے منقطع ہونے کا خدشہ ہو اور کشیدگی مزید بڑھنے کے امکانات موجود ہوں۔ سلامتی کونسل نے مسلح تنازعات میں شامل فریقوں کے درمیان براہ راست اور ثالثوں کے ذریعے رابطے برقرار رکھنے کی اہمیت پر زور دیا، ایسے رابطے غلط فہمیوں اور غلط اندازوں سے بچنے، کشیدگی کم کرنے اور سیاسی مذاکرات کے مواقع پیدا کرنے میں مددگار ثابت ہو سکتے ہیں۔ پاکستانی سفیر سید حیدر شاہ نے کہا کہ دوستانہ مساعی، رابطوں کے کھلے ذرائع اور مسلسل مکالمے کے ذریعے سفارت کاری تصادم کے دوران کشیدگی میں کمی اور پرامن حل کی جانب ایک اہم پل فراہم کر سکتی ہے۔ بیان میں فعال جنگی حالات کے دوران سفارتی کوششوں کے کئی عملی مقاصد بھی واضح کیے گئے ہیں، جن میں جنگی کارروائیوں کا خاتمہ یا عارضی معطلی، انسانی امداد کی محفوظ اور بلا رکاوٹ فراہمی، شہریوں کا تحفظ اور تنازعات کو علاقائی یا بین الاقوامی سطح تک پھیلنے سے روکنا شامل ہیں۔ اس بات پر بھی زور دیا گیا ہے کہ جنگ کا خاتمہ ہی آخری مقصد نہیں ہونا چاہئے بلکہ جنگ بندی کے بعد بھی سفارتی اور سیاسی روابط جاری رہنے چاہئیں تاکہ دیرپا سیاسی تصفیہ ممکن بنایا جا سکے۔ سلامتی کونسل نے انفرادی رکن ممالک کی کوششوں کو بھی تسلیم کیا جو مسلح تنازعات کے دوران سفارتی اقدامات کرتے ہیں۔ کونسل نے ایسے ممالک کی حوصلہ افزائی کی کہ وہ کشیدگی کم کرنے اور تصادم سے پرامن حل کی جانب پیش رفت کیلئے ثالثی، دوستانہ مساعی اور سفارتی روابط کا سلسلہ جاری رکھیں۔ بیان میں علاقائی اور ذیلی علاقائی تنظیموں کو بھی تنازعات کے حل میں اہم کردار کا حامل قرار دیا گیا ہے، سلامتی کونسل نے ان تنظیموں کی ثالثی کی صلاحیت بہتر بنانے کی کوششوں کا خیر مقدم کیا اور اقوام متحدہ کے ساتھ ان کے قریبی تعاون کی حوصلہ افزائی کی۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کے کردار کو بھی نمایاں کیا گیا ہے، اس سلسلے میں سیکرٹری جنرل کی جانب سے اپنی دوستانہ مساعی، نمائندوں، خصوصی ایلچیوں اور اقوام متحدہ کے ثالثوں کے ذریعے مذاکرات اور تنازعات کے پرامن حل کو فروغ دینے کی اہمیت تسلیم کی گئی ہے۔ سلامتی کونسل نے سیکرٹری جنرل کی حوصلہ افزائی کی کہ وہ مسلح تنازعات سے پہلے اور ان کے دوران سفارتی کوششوں کی حمایت جاری رکھیں، جن میں کشیدگی کم کرنے اور پائیدار سیاسی حل کے لئے اقدامات بھی شامل ہیں۔ کونسل نے اس بات کا بھی اعادہ کیا کہ تمام سفارتی کوششیں اقوام متحدہ کے منشور، بین الاقوامی قانون اور سلامتی کونسل کی متعلقہ قراردادوں کے مطابق ہونی چاہئیں۔ بیان میں اقوام متحدہ کے دیگر اداروں کے کردار کو بھی تسلیم کیا گیا، جن میں عالمی عدالت انصاف (آئی سی جے) بھی شامل ہے، جو ان تنازعات کا فیصلہ کر سکتی ہے جن کے بارے میں متعلقہ ریاستوں نے اس کے دائرہ اختیار کو تسلیم کر رکھا ہو۔ سفیر سید حیدر شاہ نے کہا کہ اس بیان کی منظوری سے سلامتی کونسل کے مختلف تنازعات سے نمٹنے کے تجربات کو ایک مشترکہ موضوعاتی فریم ورک میں یکجا کر دیا گیا ہے، جو موجودہ اور مستقبل کے تنازعات میں سفارتی اقدامات کیلئے ایک سیاسی رہنما اصول فراہم کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ آج اس بیان کی منظوری سلامتی کونسل کے موضوعاتی کام میں ایک بامعنی اور اہم اضافہ ہے، یہ اقدام کثیرالجہتی نظام، مکالمے اور تنازعات کے پرامن حل کے لیے پاکستان کے عزم کی عکاسی کرتا ہے۔ سلامتی کونسل نے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل سے یہ بھی کہا کہ وہ سفارت کاری، ثالثی اور تنازعات کے پرامن حل کو فروغ دینے کا عمل جاری رکھیں اور اس حوالے سے ہونے والی کوششوں کے بارے میں مناسب وقت پر کونسل کو آگاہ کرتے رہیں۔

بقیہ 9

کہ ٹرائل کورٹ کی جانب سے سنائی گئی سزا کالعدم قرار دی جائے۔ درخواستوں میں مزید استدعا کی گئی ہے کہ اپیلوں کے زیر التواء رہنے تک سزا معطل کر کے دونوں کو ضمانت پر رہا کیا جائے۔ انسداد دہشتگردی عدالت نے ایمان مزاری اور ہادی علی چٹھہ کو 10، 10 سال قید اور جرمانے کی سزا سنائی تھی۔

بقیہ 10

پاکستان ریلوے ہیڈ کوارٹرز نے گرین لائن ٹرین کے اضافی اسٹاپ کا باضابطہ نوٹیفکیشن جاری کر دیا۔

بقیہ 11

رگائے کا گوشت 06.11 فیصد مہنگا ہوا، سالانہ بنیادوں پر آلو 24.37 فیصد، انڈے 59.27 فیصد سستے ہوئے، ایک سال میں چینی 03.25 اور نمک پاوڈر 09.14 فیصد سستا ہوا جبکہ ایک سال میں گڑ 75.7 فیصد، دال مسور 49.7 اور دال مونگ 79.6 فیصد سستی ہوئی، سالانہ بنیادوں پر چاول اری 6/ 79.19 فیصد سستے ہوئے۔ ایک ہفتے میں ٹماٹر 18.54 فیصد، ایل پی جی 72.3 فیصد، آلو 07.2 فیصد، انڈے 17.1 اور لہسن 06.1 فیصد مہنگے ہوئے، جلانے والی لکڑی 01.1 اور نمک پاوڈر 91.0 فیصد مہنگا ہوا۔ رپورٹ کے مطابق ایک ہفتے میں سادہ روٹی 4.0 6 اور تازہ دودھ 49.0، دہی 41.0 فیصد مہنگی ہوئی، ایک ہفتے میں پیٹرول 20.4 فیصد اور ڈیزل 97.2 فیصد سستا ہوا، اسی طرح ایک ہفتے میں دال چنا 08.1 فیصد، کیلا 85.0 فیصد اور پیاز 82.0 فیصد سستا ہوا، ایک ہفتے میں خشک دودھ 73.0 فیصد اور مرغی 61.0 فیصد سستی ہوئی۔ ادارہ شماریات کی رپورٹ کے مطابق ایک ہفتے میں چینی 40.0، گندم کا آٹا 34.0 اور دال مونگ 27.0 فیصد سستی ہوئی۔

بقیہ 12

ہے۔ انہوں نے کہا کہ دکھ کی اس گھڑی میں وہ سوگوار خاندانوں کے غم میں برابر کے شریک ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالی مرحومین کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور لواحقین کو یہ صدمہ برداشت کرنے کا حوصلہ دے۔ سید یوسف رضا گیلانی نے حادثے میں زخمی ہونے والے افراد کی جلد اور مکمل صحت یابی کے لیے دعا کرتے ہوئے متعلقہ حکام پر زور دیا کہ وہ زخمیوں کو بہترین طبی سہولیات کی فراہمی یقینی بنائیں اور ان کے علاج معالجے میں کسی قسم کی کوتاہی نہ برتی جائے۔ چیئرمین سینیٹ نے کہا کہ ایسے افسوسناک ٹریفک حادثات کی روک تھام کے لیے ٹریفک قوانین پر موثر عمل درآمد، گاڑیوں کی فٹنس اور سڑکوں پر حفاظتی اقدامات کو یقینی بنانا ناگزیر ہے۔ انسانی جانوں کا تحفظ اجتماعی ذمہ داری ہے اور اس ضمن میں تمام متعلقہ اداروں کو اپنی ذمہ داریاں موثر انداز میں ادا کرنی چاہئیں

بقیہ 13

ضی کی نمائشوں میں سب سے بڑی ہوگی۔ پی ایچ اے نے کامران کی بارہ دری پر پلانٹیشن اینڈ ہارٹیکلچر ورکس مکمل کرلیا ہے۔ لاہور شہر کی خوبصورتی پر مزید توجہ دی جارہی ہے۔

بقیہ 14

میں بھرپور تعاون کی یقین دہانی کرائی۔ چیئرمین پی آر اے معظم اقبال سپرا نے ہوٹل مالکان کو ہدایت کی کہ وہ اپنے کاروباری مراکز میں ای آئی ایم ایس کی سو فیصد تنصیب اور بروقت ٹیکس ادائیگی یقینی بنائیں۔ اجلاس کو بریفنگ میں بتایا گیا کہ صوبائی دارالحکومت کی ہوٹل انڈسٹری میں ای آئی ایم ایس کی تنصیب کا عمل رواں ماہ مکمل کرلیا جائے گا۔ چیئرمین پی آر اے معظم اقبال سپرا نے کہا کہ صارفین کو خدمات کی فراہمی کے عوض باقاعدہ کمپیوٹرائزڈ رسید جاری کرنا قانونی طور پر لازم ہے۔ ایسی رسیدوں کے اجرا میں جعلسازی کرنے والے کاروباری آپریٹرز کی کڑی نگرانی کی جائے گی اور خلاف ورزی کے مرتکب افراد پر بھاری جرمانے عائد کیے جائیں گے۔ انہوں نے واضح کیا کہ کاروباری برادری کے تعاون سے ٹیکس نظام کو آسان، شفاف اور موثر بنایا جا سکتا ہے۔ ٹیکس نیٹ میں توسیع کا بنیادی مقصد کاروباری سرگرمیوں کو فروغ دینا، ٹیکس نظام میں شفافیت لانا اور ملک میں ٹیکس کلچر کو مستحکم کرنا ہے۔ ملاقات میں اس امر پر اتفاق کیا گیا کہ پنجاب ریونیو اتھارٹی اور ہوٹلز ایسوسی ایشن کے درمیان رابطوں کو مزید موثر بنایا جائے گا اور کاروباری برادری کو درپیش مسائل کے حل کیلئے مسلسل مشاورت کا عمل جاری رکھا جائے گا۔

بقیہ 15

کروڑ ڈالر دوسرے ممالک سے حاصل کیے گئے۔ پاکستان کے مجموعی بیرونی قرض میں سرکاری اور سرکاری ضمانت والے قرضے 107 ارب ڈالر ہیں، جبکہ نجی شعبے کا قرض 17 ارب 58 کروڑ اور قلیل مدتی قرض 10 ارب 45 کروڑ ڈالر ہے۔ سرکاری قرضوں کی اوسط مدت 16 سال اور شرح سود 3.6 فیصد ہے جبکہ نجی قرضوں پر اوسط شرح سود 8.6 فیصد ہے۔ 2025 میں چین نے پاکستان کے 2 ارب ڈالر قرضوں کی واپسی کی مدت بڑھائی جبکہ آئی ایم ایف نے 2 ارب 30 کروڑ ڈالر کے نئے قرضے فراہم کیے۔ رپورٹ کے مطابق عالمی سطح پر بھی قرضوں کا بوجھ بڑھتا جا رہا ہے۔ کم آمدنی والے ممالک کے بیرونی قرضوں میں 8.9 فیصد اضافہ ریکارڈ کیا گیا جبکہ نجی قرض دہندگان کو سود اور اصل رقم کی ادائیگی بھی بڑھ گئی۔

بقیہ 16

(ن) کی قیادت، بالخصوص وزیر اعظم آزاد کشمیر انظار علی گیلانی، جماعت کو منظم کرنے اور کارکنوں کو متحد رکھنے کے لیے سیاسی کردار ادا کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مسلم لیگ (ن) کے نظریاتی کارکن جماعت کا قیمتی سرمایہ ہیں، ان کی وابستگی کسی عہدے یا ذاتی مفاد سے نہیں بلکہ جماعت کے نظریے اور قیادت سے ہے۔ وہ آئندہ بھی اپنی جماعت اور قیادت کے ساتھ کھڑے رہیں گے

بقیہ 17

کی جانب سے معاشی بحران کا سارا بوجھ عوام پر منتقل کرنا کسی صورت دانشمندانہ پالیسی نہیں۔ پہلے ہی مہنگائی، بے روزگاری، بجلی و گیس کے بھاری بلوں، ٹیکسوں اور پیٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں نے عام آدمی کی زندگی اجیرن بنا رکھی ہے۔ ایسے حالات میں مزید ٹیکس لگانا، بنیادی ضروریات زندگی کو مہنگا کرنا اور عوام کو مزید معاشی دباؤ میں مبتلا کرنا مسائل کا حل نہیں بلکہ غربت اور محرومی میں اضافے کا سبب بنے گا۔ قرضوں کی ادائیگی کے نام پر عوام کی رہی سہی قوت خرید بھی چھین لینا کہاں کا انصاف ہے؟ انہوں نے کہا کہ حکومت کو اپنی معاشی ترجیحات پر نظرثانی کرنا ہوگی۔ غیر ضروری سرکاری اخراجات، حکمران طبقے کی مراعات، شاہانہ طرز زندگی اور سرکاری اداروں کے نقصانات پر قابو پائے بغیر عوام سے قربانیوں کا مطالبہ کرنا منافقانہ طرز عمل ہے۔ ٹیکسوں کا منصفانہ نظام، زرعی و صنعتی پیداوار میں اضافہ، برآمدات کا فروغ، مقامی وسائل کا بہتر استعمال اور کرپشن کا خاتمہ ناگزیر ہے۔ امیر جماعت اسلامی پنجاب نے کہا کہ جماعت اسلامی ایسی معاشی پالیسیوں کی حامی ہے جن کا مرکز عام آدمی کی خوشحالی، معاشی انصاف اور خود انحصاری ہو۔ حکومت کو قرضوں پر انحصار کم کر کے قومی معیشت کو اپنے پاؤں پر کھڑا کرنا ہوگا۔ ملک کو قرضوں کے گرداب سے نکالنے کے لیے شفاف حکمرانی، کفایت شعاری اور عوام دوست معاشی اصلاحات وقت کی اہم ضرورت ہیں۔

بقیہ 18

نے کہا کہ سیاسی اختلافات جمہوری نظام کا حصہ ہیں تاہم ان کا اظہار آئینی اور جمہوری دائرے میں رہتے ہوئے کیا جانا چاہیے۔ قومی استحکام اور ملکی مفاد کو سیاسی اختلافات پر ترجیح دینا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ انہوں نے ملک میں سیاسی استحکام کے لیے آئندہ دس برس کے لیے سیاسی میثاق کی تجویز پیش کرتے ہوئے کہا کہ تمام سیاسی قوتیں اس بات پر اتفاق کریں کہ وہ دھرنوں اور لانگ مارچ سے گریز کریں گی اور ملک میں ترقی و معاشی سرگرمیوں کے فروغ کے لیے سازگار ماحول برقرار رکھیں گی۔ پروفیسر احسن اقبال نے کہا کہ سرمایہ کار ان ممالک کا رخ کرتے ہیں جہاں امن و امان کی صورتحال بہتر، سیاسی استحکام برقرار اور مستقبل کی معاشی پالیسیوں میں تسلسل موجود ہو۔ سرمایہ کاری کے فیصلوں میں پالیسیوں کا تسلسل اور کاروباری ماحول پر اعتماد کلیدی کردار ادا کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کو سرمایہ کاری کے لیے پرکشش منزل بنانے اور معاشی ترقی کی رفتار برقرار رکھنے کے لیے ایسا ماحول پیدا کرنا ہوگا جس سے مقامی اور عالمی سرمایہ کاروں کا اعتماد مضبوط ہو اور ملک ترقی کے طویل المدتی اہداف حاصل کر سکے۔

بقیہ 19

میں اضافے، قدرتی وسائل کے موثر استعمال اور عوامی فلاح و بہبود سے متعلق امور پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا۔ اس موقع پر ڈپٹی چیئرمین سینیٹ سیدال خان ناصر نے کہا کہ پاکستان کو معاشی استحکام اور پائیدار ترقی کی راہ پر گامزن کرنا حکومت کی اولین ترجیحات میں شامل ہے۔ سیاسی اور عسکری قیادت کی مدبرانہ حکمت عملی، باہمی ہم آہنگی اور قومی مفادات کو مقدم رکھتے ہوئے کیے جانے والے اقدامات سے ملک کو درپیش چیلنجز سے نمٹنے اور ترقی کے نئے مواقع پیدا کرنے کی کوششیں جاری ہیں۔ انہوں نے کہا کہ قومی یکجہتی، سیاسی استحکام اور معاشی اصلاحات موجودہ حالات میں خصوصی اہمیت کی حامل ہیں۔ ڈپٹی چیئرمین سینیٹ نے کہا کہ ملکی معیشت کی مضبوطی کے لیے کاروباری ماحول کو بہتر بنانے، سرمایہ کاروں کا اعتماد بڑھانے، صنعتی استعداد کار میں اضافے اور تجارت کے فروغ پر توجہ دی جا رہی ہے۔ پاکستان میں ملکی و غیر ملکی سرمایہ کاری کے وسیع مواقع موجود ہیں، جن سے استفادہ کر کے روزگار کے نئے مواقع پیدا کیے جا سکتے ہیں اور برآمدات میں اضافہ ممکن ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان بالخصوص خیبر پختونخوا اور بلوچستان قدرتی وسائل اور معدنی ذخائر سے مالا مال ہیں۔ ان وسائل کو جدید ٹیکنالوجی، سائنسی تحقیق، موثر منصوبہ بندی اور شفاف طریقہ کار کے ذریعے قومی ترقی کے لیے بروئے کار لانا ضروری ہے۔ معدنی وسائل کی دریافت اور مقامی سطح پر ویلیو ایڈیشن سے نہ صرف قومی معیشت مضبوط ہوگی بلکہ متعلقہ علاقوں میں روزگار اور صنعتی ترقی کے نئے مواقع بھی پیدا ہوں گے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ پسماندہ علاقوں کی ترقی اور مقامی آبادی کو ترقی کے ثمرات میں شریک کرنا ناگزیر ہے۔ سیدال خان ناصر نے کہا کہ تعلیم، صحت، بنیادی ڈھانچے، توانائی اور انسانی وسائل کی ترقی حکومتی ترجیحات کا اہم حصہ ہیں۔ نوجوانوں کی صلاحیتوں سے استفادہ اور ہنرمند افرادی قوت کی تیاری ملکی پیداواری صلاحیت میں اضافے کے لیے ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ پارلیمنٹ قومی پالیسی سازی، قانون سازی، حکومتی اقدامات کی نگرانی اور عوامی مسائل کی نمائندگی میں بنیادی آئینی کردار ادا کرتی ہے۔ پارلیمنٹیرینز کو قومی مفاد اور عوامی توقعات کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنا مثبت اور تعمیری کردار ادا کرنا چاہیے۔ سیاسی قیادت اور پارلیمانی اداروں کے درمیان موثر رابطہ قومی مسائل کے حل اور جمہوری استحکام کے لیے ناگزیر ہے۔ ڈپٹی چیئرمین سینیٹ نے مزید کہا کہ پاکستان خطے میں امن، مذاکرات، باہمی احترام اور اقتصادی تعاون کا خواہاں ہے۔ علاقائی امن و استحکام تجارت، سرمایہ کاری اور معاشی ترقی کے فروغ کے لیے بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔ انہوں نے اس عزم کا اظہار کیا کہ پاکستان کو معاشی طور پر مضبوط، سیاسی طور پر مستحکم اور خوشحال ملک بنانے کے لیے تمام قومی اداروں، پارلیمنٹیرینز، سیاسی قیادت، کاروباری برادری اور معاشرے کے تمام طبقات کو مشترکہ کوششیں کرنا ہوں گی۔ قومی وسائل سے بھرپور استفادہ، سرمایہ کاری میں اضافہ، اصلاحات کے تسلسل اور عوامی فلاح و بہبود کے ذریعے پاکستان کو ترقی و خوشحالی کی نئی منزلوں تک پہنچایا جاسکتا ہے۔

بقیہ 20

عرب نے 7 اگست کو مکہ مکرمہ میں اس معاہدے پر دستخط کیے تھے، تقریب میں وزیراعظم شہباز شریف، سعودی ولی عہد محمد بن سلمان اور ترک صدر رجب طیب اردوان شریک تھے۔ معاہدے میں اجتماعی سلامتی کو مضبوط بنانے، دفاعی تعاون کو فروغ دینے اور خطے سمیت دنیا میں امن و استحکام کے قیام کے عزم کا اظہار کیا گیا تھا۔ مکہ دفاعی معاہدے کے مطابق اتحاد کا سیکرٹریٹ سعودی عرب میں قائم ہوگا۔ ریٹائرڈ پاکستانی جنرل نعمان محمود کو اس کا پہلا سیکرٹری جنرل منتخب کیا گیا ہے۔ وہ ابتدائی طور پر تین سال کی مدت کے لیے اس عہدے پر خدمات انجام دیں گے۔

بقیہ 21

رب 40 کروڑ ڈالر، عالمی بینک کے 19 ارب 20 کروڑ ڈالر اور ایشیائی ترقیاتی بینک کے 16 ارب 30 کروڑ ڈالر پاکستان پر واجب الادا ہیں۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ پاکستان نے مجموعی طور پر 56 ارب 83 کروڑ ڈالر کے قرضے عالمی مالیاتی اداروں جبکہ 42 ارب 43 کروڑ ڈالر دوسرے ممالک سے حاصل کیے ہیں۔ پاکستان کے مجموعی بیرونی قرض میں سرکاری اور سرکاری ضمانت والے قرضوں کا حجم 107 ارب ڈالر ہے، جبکہ نجی شعبے کا قرض 17 ارب 58 کروڑ ڈالر اور قلیل مدتی قرض 10 ارب 45 کروڑ ڈالر ریکارڈ کیا گیا۔ رپورٹ کے مطابق سرکاری قرضوں کی اوسط مدت 16 سال اور شرح سود 6.3 فیصد ہے، جبکہ نجی قرضوں پر اوسط شرح سود 8.6 فیصد ہے۔ 2025 میں چین نے پاکستان کے 2 ارب ڈالر قرضوں کی واپسی کی مدت میں توسیع کی، جبکہ آئی ایم ایف نے 2 ارب 30 کروڑ ڈالر کے نئے قرضے فراہم کیے۔ عالمی بینک کی رپورٹ کے مطابق دنیا بھر میں قرضوں کا بوجھ بڑھ رہا ہے اور کم آمدنی والے ممالک کے بیرونی قرضوں میں 8.9 فیصد اضافہ ریکارڈ کیا گیا ہے۔ ان ممالک کی جانب سے نجی قرض دہندگان کو سود اور اصل رقم کی ادائیگی میں بھی اضافہ ہوا ہے۔

بقیہ 22

کے فیصلے پر حملہ آور ہو جاتے ہیں۔ بیرسٹر گوہر نے کہا کہ پی ٹی آئی کا لانگ مارچ ختم ہو گیا، صوبائی حکومت تنگ چلی گئی ہے، اب رہنماؤں اور کارکنوں کی پکڑ دھکڑ کا سلسلہ ختم ہونا چاہیے، بانی پی ٹی آئی کی بہنوں کو فوری رہا کیا جائے۔ سینیٹر مشعال یوسفزئی نے کہا کہ بانی پی ٹی آئی عمران خان کو صحت کے مسائل کا سامنا ہے اور قید تنہائی کے باعث ان کا بلڈ پریشر 192 تک پہنچ جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بانی پی ٹی آئی عمران خان کی ہسپتال منتقلی سے متعلق کیس کی جلد سماعت کے لیے سپریم کورٹ میں درخواست دائر کی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ عمران خان کی بہنیں اس وقت جیل میں ہیں جبکہ بانی پی ٹی آئی کو صحت کے مسائل کا سامنا ہے۔ مشعال یوسفزئی کے مطابق عمران خان کی ہسپتال منتقلی سے متعلق کیس 4 ہفتے گزرنے کے باوجود تاحال سماعت کے لیے مقرر نہیں ہو سکا۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں اڈیالہ جیل سے عمران خان کی صحت سے متعلق معلومات ملی ہیں جن کے مطابق قید تنہائی کے باعث ان کا بلڈ پریشر 192 تک پہنچ جاتا ہے۔ سینیٹر مشعال یوسفزئی نے کہا کہ سپریم کورٹ سے استدعا کی گئی ہے کہ بانی پی ٹی آئی عمران خان کی ہسپتال منتقلی سے متعلق کیس آئندہ ہفتے سماعت کے لیے مقرر کیا جائے۔

بقیہ 23

دی عرب کو ابھرتی ہوئی درمیانی عالمی طاقتیں قرار دیتے ہوئے ملائیشیا اور انڈونیشیا جیسے ممالک کا بھی ذکر کیا۔ ان کا کہنا تھا کہ عالمی معاشی اثر و رسوخ اب زیادہ وسیع پیمانے پر تقسیم ہو رہا ہے جبکہ ٹیکنالوجی طاقت کے حصول کا ایک فیصلہ کن ذریعہ بن چکی ہے، جو معاشروں کو باہم مربوط کرنے، ترقی کی رفتار تیز کرنے اور ممالک کے لیے روایتی رکاوٹوں پر قابو پانے کے نئے امکانات پیدا کر رہی ہے۔ سردار مسعود خان نے عالمی سطح پر جاری اہم جغرافیائی و سیاسی مسابقت کا ذکر کرتے ہوئے روس یوکرین تنازعہ، مشرق وسطی میں کشیدگی، آبنائے تائیوان، وسیع تر ہند بحرالکاہل خطے، آرکٹک کے علاقے، بحری تجارتی راستوں اور اہم معدنی وسائل سے وابستہ تزویراتی مفادات کو عالمی سیاست کے اہم مراکز قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ مستقبل میں عالمی نظام کے اندر طاقت کا توازن بڑی حد تک تکنیکی ترقی اور جدید ٹیکنالوجی میں برتری سے متعین ہوگا۔ مشرق وسطی میں کشیدگی میں مزید اضافے کے خدشات کا اظہار کرتے ہوئے انہوں نے خبردار کیا کہ ایران کے ساتھ ایک اور فوجی تصادم پورے خطے کے لیے تباہ کن نتائج کا باعث بن سکتا ہے۔ عالمی برادری کو ایسے کسی ممکنہ سانحے کی روک تھام اور کثیرالجہتی سفارت کاری پر اعتماد کی بحالی کے لیے موثر کردار ادا کرنا چاہیے۔ ان کا کہنا تھا کہ اقوام متحدہ کا منشور اور بین الاقوامی قانونی نظام آج بھی عالمی امن و استحکام کے لیے ناگزیر ہیں، تاہم ان پر انتخابی اور غیر یکساں عمل درآمد نے عالمی نظام کی ساکھ کو نقصان پہنچایا ہے۔ پاکستان کے سفارتی کردار کا ذکر کرتے ہوئے سردار مسعود خان نے امریکہ اور ایران کے درمیان تنازع کے دوران پاکستان کی سیاسی و عسکری قیادت کی سفارتی کوششوں کو سراہا۔ انہوں نے کہا کہ جنگ بندی کی راہ ہموار کرنے اور متحارب فریقین کو براہ راست مذاکرات کی جانب لانے کے لیے پاکستان کی کوششیں ایک اہم سفارتی کامیابی ہیں، جن سے عالمی سطح پر پاکستان کا مقام اور اثر و رسوخ بڑھا ہے۔ انہوں نے اسلام آباد اور واشنگٹن کے درمیان سفارتی روابط اور اعلی سطح کے روابط میں نمایاں وسعت کا بھی ذکر کیا۔ انہوں نے کہا کہ اہم معدنی وسائل، ہوا سے بجلی پیدا کرنے، زراعت، ٹیکنالوجی پر مبنی نئے کاروبار اور سرمایہ کاری کے شعبوں میں پاکستان کے لیے وسیع امکانات موجود ہیں۔ اس ضمن میں ضروری ہے کہ نیچرل سائنسز، مصنوعی ذہانت، بلاک چین سمیت جدید ٹیکنالوجی کے شعبوں میں پاکستانی طلبہ کے لیے امریکی جامعات میں اعلی تعلیم کے مواقع بڑھائے جائیں۔ سابق سفیر نے اس بات پر زور دیا کہ پاکستان کو چین اور امریکہ دونوں کے ساتھ متوازن، تعمیری اور مثبت تعلقات برقرار رکھنے چاہئیں اور ان دونوں عالمی طاقتوں کے درمیان تزویراتی مسابقت میں غیر ضروری طور پر کسی ایک جانب جھکاؤ سے گریز کرنا چاہیے۔ ابھرتی ہوئی علاقائی شراکت داریوں کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ پاکستان، سعودی عرب، ترکیہ، مصر اور انڈونیشیا کے درمیان تعاون اجتماعی سلامتی کے نئے امکانات پیدا کرنے کے ساتھ مشرق وسطی اور یورپ کے ساتھ روابط کو بھی مزید مستحکم کر سکتا ہے۔ سردار مسعود خان نے اپنے خطاب کے اختتام پر کہا کہ پاکستان کو درپیش سب سے بڑا چیلنج اس کی معاشی کمزوری ہے۔ انہوں نے قومی معیشت اور ٹیکنالوجی کے شعبوں میں بڑے پیمانے پر سرمایہ کاری کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ پائیدار معاشی قوت ہی پاکستان کی سفارتی کامیابیوں کو دیرپا بنیاد فراہم کر سکتی ہے اور نئے عالمی نظام میں ملک کو زیادہ موثر اور بااثر کردار ادا کرنے کے قابل بنا سکتی ہے۔

بقیہ 24

ضی کی نمائشوں میں سب سے بڑی ہوگی۔ پی ایچ اے نے کامران کی بارہ دری پر پلانٹیشن اینڈ ہارٹیکلچر ورکس مکمل کرلیا ہے۔ لاہور شہر کی خوبصورتی پر مزید توجہ دی جارہی ہے۔

بقیہ 25

منڈیوں تک رسائی کلیدی اہمیت رکھتی ہے، جدید خطوط پر استوار ٹی ڈی اے پی اس مقصد کے حصول میں موثر کردار ادا کرے گا۔ پاکستان کی برآمدی استعداد وسیع اور جغرافیائی محل وقوع انتہائی موزوں ہے، حکومت ان خصوصیات سے بھرپور استفادہ کرنے کے لیے صنعتوں اور چھوٹے و درمیانے درجے کے کاروبار کو سہولیات فراہم کر رہی ہے۔ وزیراعظم نے کہا کہ زرعی مصنوعات کی برآمدات بڑھانے کے لیے مکمل ایکو سسٹم تشکیل دیا جائے گا، جس میں پیداوار سے لے کر پروسیسنگ، پیکنگ، معیار بندی، ترسیل اور عالمی منڈیوں تک رسائی سمیت پوری ویلیو چین کو مربوط بنایا جائے گا تاکہ پاکستانی زرعی مصنوعات بین الاقوامی منڈیوں میں اپنی جگہ بنا سکیں۔ وزیراعظم نے ہدایت کی کہ ٹی ڈی اے پی میں شفاف طریقے سے میرٹ کی بنیاد پر اچھی تربیت یافتہ اور پیشہ ورانہ صلاحیتوں کی حامل افرادی قوت شامل کی جائے۔ انہوں نے کہا کہ اداروں میں حقیقی اصلاحات اسی وقت ممکن ہیں جب ترقی اور پیشہ ورانہ کامیابی کو مقررہ اہداف کے حصول اور کارکردگی سے مشروط کیا جائے۔ انہوں نے ادارے کے پرفارمنس اور مالیاتی آڈٹ کے لیے اچھی شہرت کی حامل آڈٹ فرم کی خدمات حاصل کرنے کی بھی ہدایت کی۔ اجلاس کو ٹی ڈی اے پی کی موجودہ کارکردگی اور ادارہ جاتی ڈھانچے کے حوالے سے تفصیلی بریفنگ دی گئی، جس میں موجودہ نظام کو درپیش انتظامی اور عملی چیلنجز سے آگاہ کیا گیا۔ بریفنگ میں عالمی سطح پر موثر تجارتی فروغ کے اداروں کا تقابلی جائزہ بھی پیش کیا گیا، جس میں بتایا گیا کہ جدید ٹریڈ پروموشن آرگنائزیشنز مقامی منڈیوں کی ترقی، عالمی منڈیوں تک رسائی، برآمد کنندگان کی استعداد کار میں اضافے اور ملکی برآمدات کے فروغ کے لیے مربوط خدمات فراہم کرتی ہیں۔ اجلاس میں ٹی ڈی اے پی کو جدید تقاضوں سے ہم آہنگ عالمی معیار کے تجارتی فروغ کے ادارے میں تبدیل کرنے کے لیے اصلاحات کی تجاویز بھی پیش کی گئیں۔ ان تجاویز کے تحت ادارے کے دائرہ کار کو آٹھ بنیادی افعال تک محدود کرنے، بورڈ اور انتظامی ڈھانچے کی تنظیم نو، علاقائی نیٹ ورک کو موثر بنانے اور ادارے کے نظام میں ڈیجیٹل پلیٹ فارمز اور مصنوعی ذہانت کے استعمال کو فروغ دینے کی سفارش کی گئی۔ مجوزہ اصلاحات میں ادارے کی کارکردگی جانچنے کے لیے قابل پیمائش اشاریے متعارف کرانے اور آزادانہ تھرڈ پارٹی جائزے کا نظام قائم کرنے کی تجاویز بھی شامل ہیں تاکہ ادارے کی کارکردگی، وسائل کے استعمال اور مقررہ اہداف کے حصول کا باقاعدگی سے جائزہ لیا جا سکے۔ بریفنگ میں اصلاحاتی عمل کی تکمیل کے لیے منظوری، ڈیزائن، نفاذ اور آزادانہ جانچ پر مشتمل 12 ماہ کا مرحلہ وار منصوبہ پیش کیا گیا۔ وزیراعظم نے ہدایت کی کہ اصلاحات آئندہ برس کے وسط تک مکمل کر کے ان کا عملی اطلاق یقینی بنایا جائے تاکہ ادارے کی استعداد کار میں اضافہ اور برآمدات کے فروغ کے لیے موثر نتائج حاصل کیے جاسکیں۔ اجلاس میں وفاقی وزراء رانا تنویر حسین، جام کمال خان، احد خان چیمہ، محمد اورنگزیب، عطاء اللہ تارڑ، شزہ فاطمہ خواجہ، ڈاکٹر مصدق ملک، وزیراعظم کے مشیر ہارون اختر، وزیر مملکت بلال اظہر کیانی اور متعلقہ اعلی حکام نے شرکت کی۔

بقیہ 26

28 اکتوبر کو مکہ مشترکہ دفاعی معاہدہ کے پہلے سیکرٹری جنرل لیفٹیننٹ جنرل نعمان محمود نے نائب وزیراعظم اور وزیر خارجہ سینیٹر اسحاق ڈار سے وزارت خارجہ میں ملاقات کی۔ ترجمان کے مطابق ملاقات میں نائب وزیراعظم نے علاقائی اور عالمی امن و استحکام کے فروغ کے لیے پاکستان کی کوششوں کو اجاگر کیا اور خطے میں پائیدار امن کے قیام میں مکہ الائنس کے کردار کی اہمیت پر زور دیا۔ ترجمان دفتر خارجہ نے کہا کہ آرفور ممالک کے وزرائے خارجہ کا اجلاس استنبول میں منعقد ہوا، اجلاس میں فلسطین، یمن، امریکہ، اسرائیل اور ایران کے تنازع اور آبنائے ہرمز کی صورتحال پر تبادلہ خیال کیا گیا، پاکستان نے فلسطینی عوام کے حق خودارادیت اور آزاد و خودمختار فلسطینی ریاست کے قیام کی حمایت کا اعادہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ فلسطینی ریاست 4 جون 1967 کی سرحدوں پر قائم ہو اور مشرقی مقبوضہ بیت المقدس اس کا دارالحکومت ہو، غزہ میں فوری طور پر تشدد کے خاتمے اور بلا رکاوٹ انسانی امداد کی فراہمی کا مطالبہ بھی کیا گیا، تنازع فلسطین کے دو ریاستی حل پر جلد عمل درآمد ضروری ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ یمن اور بحیرہ احمر میں تجارتی جہازوں پر حوثی حملوں کی مذمت، جبکہ سعودی عرب اور یمن کے ساتھ یکجہتی کا اظہار کرتے ہیں، علاقائی تنازعات کے حل کیلئے مذاکرات اور سفارت کاری ضروری ہے۔ ترجمان نے کہا کہ جاری سفارتی کوششوں بشمول اسلام آباد مفاہمتی یادداشت کا خیر مقدم کرتے ہیں، آبنائے ہرمز سے محفوظ اور بلا رکاوٹ جہاز رانی کی بحالی کا مطالبہ کرتے ہیں، 23 اکتوبر کو آرفور ممالک کے وزرائے خارجہ کی فرانس، جرمنی، اٹلی اور برطانیہ کے ہم منصبوں سے بھی استنبول میں ملاقات ہوئی، ملاقات میں اہم علاقائی اور عالمی چیلنجز پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ سجاد حیدر خان کا کہنا تھا کہ پاکستان کی اردن کی حکومت اور عوام سے تعزیت کرتے ہیں، جاں بحق افراد کے اہل خانہ سے اظہار ہمدردی بھی کیا، پاکستان کی زخمیوں کی جلد صحت یابی کیلئے نیک تمناؤں کا اظہار کیا، دہشت گردی کے خلاف جنگ میں اردن سے یکجہتی کا اعادہ کرتے ہیں۔

بقیہ 27

پیپلز پارٹی کا کہنا تھا کہ انہیں کافی عرصے بعد لاڑکانہ آنے کا موقع ملا ہے، بلوچستان سمیت دیگر علاقوں سے بھی لوگ علاج معالجے کے لیے لاڑکانہ آتے ہیں، ہماری ہمیشہ یہ ترجیح رہی ہے کہ معاشرے کے پسماندہ طبقے کو عالمی معیار کی صحت کی سہولیات فراہم کی جائیں۔ بلاول بھٹو زرداری نے کہا کہ کوئی بھی شہری مالی وسائل نہ ہونے کی وجہ سے علاج معالجے کی سہولت سے محروم نہیں رہے گا، لاڑکانہ اور قمبر شہدادکوٹ میں مختلف ترقیاتی منصوبوں پر کام جاری ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ پنجاب، خیبر پختونخوا اور بلوچستان کے مقابلے میں سندھ میں اعلی تعلیم کے شعبے کو زیادہ سپورٹ کیا جا رہا ہے۔ چیئرمین پاکستان پیپلز پارٹی نے کہا ہے کہ امید ہے 600 بستروں پر مشتمل ہسپتال لاڑکانہ کے شایان شان تعمیر ہوگا اور یہاں عالمی معیار کی صحت کی سہولتیں فراہم کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ بلاول بھٹو زرداری کا کہنا تھا کہ شہر میں بہت سے مسائل موجود ہیں جنہیں حل کرنے کے لیے کوششیں کی جائیں گی، لاڑکانہ میں پانی کی فراہمی کے مسائل بھی حل کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ سندھ حکومت اعلی تعلیم کے فروغ کے لیے بھی بہترین کام کر رہی ہے اور تعلیم کے شعبے میں مزید بہتری کے لیے اقدامات جاری رکھے جائیں گے۔

بقیہ 28

کے ڈیٹا کا درست استعمال یقینی بنانے کا حکم دیا اور پولیس کے بارے میں منفی پروپیگنڈا پر فوری رسپانس کی ہدایت کی۔ اجلاس میں وزیراعلی مریم نواز شریف نے آئی جی پنجاب پولیس سے اصلاحات کا پلان طلب کر لیا۔ بریفنگ میں بتایا گیا کہ پنجاب کے ہر تھانے میں تازہ ترین جرائم کا مکمل ڈیٹا، ایک کلک پر سامنے آجائے گا۔ ڈی پی او، ڈی ایس پی اور ایس ایچ او سمیت پولیس افسروں کی کارکردگی کا تجزیہ بھی کیا جائے گا۔ بریفنگ میں بتایا گیا کہ ہر شہری کی شکایت / درخواست کا بروقت ازالہ اور تاخیر پر کارروائی ممکن ہوگی۔ کرائم سرویلنس یونٹ میں 20 کیٹگری کے مختلف کرائم کا ڈیٹا مرتب کیا جائے گا۔ کرائم سرویلنس یونٹ میں موجود ماہرین فوری ڈیٹا اینالیسس رپورٹ تیار کریں گے۔ کرائم سرویلنس یونٹ سوشل میڈیا پر قومی سلامتی تقاضوں کے مطابق پوسٹ کی نشاندہی بھی کرے گا۔ وزیراعلی مریم نواز شریف نے کہا کہ پنجاب کو ہر قسم جرائم سے پاک کرنا چاہتے ہیں۔ کرائم سرویلنس یونٹ کے قیام کا مقصد جرائم کے خاتمے کی مہم کو موثر بنانا ہے۔ اچھے برے لوگ ہر جگہ ہوتے ہیں لیکن پوری فورس پر تنقید درست طرز عمل نہیں ہے۔ وزیراعلی مریم نواز شریف نے کہا کہ چند لوگوں کی وجہ سے پولیس کی مجموعی کارکردگی پر سوالیہ نشان غلط ہے۔ پنجاب میں موثر اصلاحات کی وجہ جرائم کی شرح میں کمی کا تاریخی رجحان خوش آئند امر ہے۔ وزیراعلی پنجاب مریم نواز شریف نے کورٹ فیس میں جعلسازی کرنے والے مافیا کے خلاف کارروائی پر چیف جسٹس لاہور ہائی کورٹ کو خراج تحسین پیش کیا ہے۔ وزیراعلی مریم نواز شریف نے جعلی کورٹ فیس ٹکٹ سے قومی خزانے کو ڈیڑھ ارب نقصان پہنچانے والے عناصر کیخلاف کارروائی پر اطمینان کا اظہار کیا ہے۔ وزیراعلی مریم نواز شریف نے کہا کہ قومی خزانے کو نقصان پہنچانے والوں کے خلاف چیف جسٹس لاہور ہائیکورٹ کا تاریخی ایکشن قابل تحسین ہے۔ ملکی خزانے کو نقصان پہنچانے والے مافیاز حقیقی طور پر قومی مجرم ہیں۔ وزیراعلی مریم نواز شریف نے مزید کہا کہ کرپشن اور جرم کے خلاف عدلیہ اور انتظامیہ کا ایک پیج پر ہونا بہتری کی نوید ہے۔ پنجاب میں کرپشن کے خاتمے کی کاوش میں چیف جسٹس لاہور ہائیکورٹ کی معاونت پر شکر گزار ہیں۔

بقیہ 29

2035 تک ایک ٹریلین ڈالر کی معیشت کا ہدف مقرر کیا گیا ہے۔ اجلاس میں مصنوعی ذہانت، سیمی کنڈکٹرز، سائبر سکیورٹی، کوانٹم کمپیوٹنگ اور جدید سافٹ ویئر ٹیکنالوجی میں مشترکہ منصوبوں اور سرمایہ کاری کے امکانات پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ شرکاء نے مشترکہ ٹیکنالوجی مصنوعات، پائلٹ منصوبوں اور پاکستانی و روسی کمپنیوں کے درمیان کاروباری روابط بڑھانے کی تجاویز پیش کیں۔ وفاقی وزیر نے کہا کہ پاک روس ٹیکنالوجی تعاون سے مشترکہ مصنوعات، سرمایہ کاری اور روزگار کے نئے مواقع پیدا ہوں گے، جبکہ دونوں ممالک کی آئی ٹی صنعتوں کو عالمی منڈیوں تک رسائی میں مدد ملے گی۔

بقیہ 30

برتھ کیا جائے گا۔ حکام کے مطابق ایم وی ایلکس کے ذریعے آنے والی درآمدی گندم پنجاب کی فلور ملز کو فراہم کی جائے گی تاکہ صوبے میں آٹے کی دستیابی کو بہتر بنایا جا سکے۔ ایم وی کاراکوس نامی کارگو جہاز کی جمعہ اور ہفتہ کی رات آٹر اینکریج آمد شیڈول ہے، یہ جہاز 58 ہزار 488 میٹرک ٹن درآمدی گندم لے کر آرہا ہے جسے سندھ کی فلور ملز کو سپلائی کیا جائے گا۔ فلور ملز ایسوسی ایشن کے مطابق درآمدی گندم کی مسلسل آمد سے اوپن مارکیٹ میں گندم کی قیمتوں میں مزید کمی کا امکان ہے۔ ایسوسی ایشن کا کہنا ہے کہ درآمدی گندم 112 روپے 50 پیسے فی کلو کے حساب سے فراہم کی جائے گی، جبکہ فلور ملز تک پہنچنے کے بعد اس کی لاگت تقریباً 115 روپے فی کلو ہونے کا تخمینہ ہے۔ فلور ملز ایسوسی ایشن کے مطابق درآمدی گندم کی دستیابی سے نہ صرف مارکیٹ میں سپلائی بہتر ہوگی بلکہ آنے والے دنوں میں آٹے کی قیمتوں میں بھی نمایاں کمی کی توقع کی جارہی ہے

بقیہ 31

کرتے ہیں۔ نجی اسکولوں میں بھی طبقاتی تقسیم موجود ہے، جہاں صرف چند فیصد لوگ مہنگی فیسیں ادا کر کے معیاری تعلیم حاصل کر سکتے ہیں، جبکہ متوسط طبقہ مشکلات کا شکار ہے۔ حافظ نعیم الرحمن نے کہا کہ جماعت اسلامی نے سرکاری اسکولوں کو بہتر بنانے کا وعدہ کیا تھا اور ناظم آباد کا یہ اسکول معیار اور سہولیات کے اعتبار سے نجی اسکولوں کا مقابلہ کرے گا۔ مقابلہ معیاری تعلیم اور بہتر سہولیات کی بنیاد پر ہونا چاہیے۔ ڈاکٹر عبدالقدیر خان جیسے نامور لوگ سرکاری اسکولوں سے تعلیم حاصل کر کے آگے بڑھے، لیکن حکمرانوں نے ان تعلیمی اداروں کو کھنڈر بنا دیا۔ انہوں نے کہا کہ شہریوں کو معیاری تعلیم فراہم کرنا حکومت کی ذمہ داری ہے، مگر حکومت پیٹرول پر فی لیٹر تقریباً 130 روپے تک ٹیکس وصول کر رہی ہے اور اس کے باوجود عوام کو بنیادی سہولیات فراہم نہیں کی جا رہیں۔ اگر ریاست اپنی ذمہ داریاں پوری نہیں کرتی تو یہ قوم کے ساتھ زیادتی ہے۔ امیر جماعت اسلامی نے مزید کہا کہ نعمت اللہ خان کے دور میں سرکاری اسکول بلدیہ کے ماتحت تھے، لیکن بعد میں بتدریج ان کی حالت خراب ہوتی چلی گئی۔ گزشتہ 40 برس سے دو جماعتیں اقتدار میں رہیں اور تعلیمی اداروں کی حالت یہاں تک پہنچ گئی کہ بچے درختوں کے نیچے بیٹھ کر تعلیم حاصل کرنے پر مجبور ہو گئے۔ انہوں نے کہا کہ جماعت اسلامی کے احتجاج کے بعد اسکول دوبارہ ٹاؤنز کے ماتحت کیے گئے اور جب ٹاؤنز کا نظام جماعت اسلامی کے پاس آیا تو کھنڈر بنی سڑکوں کی صفائی اور بہتری کے کام شروع کیے گئے

بقیہ 32

اضافہ ہوا۔ اسی طرح بجلی کے چارجز 52.38 فیصد، ڈیزل 39.27 فیصد اور پیٹرول 34.36 فیصد مہنگا ہوا۔ ادارہ شماریات کے مطابق گزشتہ ایک سال کے دوران گندم کا آٹا 33.95 فیصد جبکہ مرغی کی قیمت میں 81.31 فیصد اضافہ ریکارڈ کیا گیا

بقیہ 33

ہے، جبکہ تھر کو قومی ریلوے نیٹ ورک سے منسلک کرنے کے منصوبے پر 68 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے۔ انہوں نے کہا کہ دیگر صنعتی خریداروں کو کوئلے کی فروخت کے اخراجات بجلی صارفین کے ٹیرف پر منتقل نہیں کیے جائیں گے۔ مقامی کوئلے سے کول گیسیفکیشن، میتھانول اور کیمیکلز کی تیاری میں سرمایہ کاری کے وسیع مواقع موجود ہیں اور اسے صنعتی خام مال کے طور پر استعمال کرنے کے امکانات پر بھی کام جاری ہے۔ سینئر وزیر کا کہنا تھا کہ تھر کے قدرتی وسائل کو جدید ٹیکنالوجی اور انفراسٹرکچر کے ذریعے ملکی صنعتی ترقی کے لیے بروئے کار لایا جائے گا، جس سے مقامی وسائل کے ذریعے توانائی کے تحفظ اور معاشی خودمختاری کے نئے مواقع پیدا ہوں گے۔

بقیہ 34

نے سندھ ہائیکورٹ کا ملزم کی ضمانت منسوخی کی درخواست پر فیصلہ برقرار رکھتے ہوئے قرار دیا کہ ایف آئی آر کے اندراج میں 9 ماہ کی تاخیر اور ملزم کا کردار مزید تحقیق کا تقاضا کرتا ہے۔ کیس کے مطابق لاڑکانہ کے رحمت پور تھانے میں درج مقدمے کا واقعہ 3 مارچ 2024 کو پیش آیا، ڈسپوزل فیڈر سے اسپیشل لائن کھینچ کر دکانوں کو بجلی فراہم کرنے کے دوران تار ٹوٹنے سے نور حسین نامی شخص جاں بحق ہو گیا تھا۔ سیشن جج لاڑکانہ نے 30 جنوری 2025 کو ملزم علی اصغر کھوکھر کی قبل از گرفتاری ضمانت مسترد کر دی تھی۔ سندھ ہائیکورٹ سرکٹ کورٹ لاڑکانہ نے 20 اکتوبر 2025 کو ایف آئی آر میں 9 ماہ کی تاخیر اور دیگر وجوہات کی بنیاد پر ملزم کی ضمانت منظور کر لی تھی، جس کے خلاف سپریم کورٹ سے رجوع کیا گیا تھا۔ جسٹس محمد علی مظہر نے فیصلہ تحریر کیا، سپریم کورٹ نے فیصلے کی نقل چیئرمین واپڈا کو معلومات کے لیے ارسال کرنے کی ہدایت بھی کی۔ عدالت نے قرار دیا کہ بجلی کی غیر قانونی فراہمی، چوری اور پرائیویٹ سائفننگ میں ملوث افراد کے کردار کا واپڈا اور متعلقہ یوٹیلیٹی کمپنی جائزہ لیں

بقیہ 35

معترف ہے، مختلف ممالک ہمارے ماڈل کو سٹڈی کر کے اس کو اپنے ملک میں نافذ کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بی آئی ایس پی ایک مضبوط ادارہ جاتی نظام کے تحت کام کرتا ہے، جہاں نگرانی، جانچ پڑتال اور احتساب کے متعدد طریقہ کار موجود ہیں۔ پروگرام کا ہر سال آڈیٹر جنرل آف پاکستان کے ذریعے باقاعدہ آڈٹ ہوتا ہے۔ انہوں نے سوال اٹھایا کہ فلاح و خیرات کے نام پر اربوں روپے چندہ اکٹھا کرنے والوں اور قربانی کی کھالوں سے حاصل ہونے والی آمدن کا آڈٹ اور حساب کتاب بھی عوام کے سامنے آنا چاہیے۔ انہوں نے واضح کیا کہ عوامی عطیات ہوں یا سرکاری وسائل، دونوں کے استعمال میں شفافیت اور جوابدہی ضروری ہے۔ چیئرپرسن بی آئی ایس پی نے کہا کہ یہ پروگرام مذہب، مسلک، ذات، برادری، زبان، علاقے اور سیاسی وابستگی سے بالاتر ہو کر مستحق شہریوں کی معاونت کرتا ہے۔ بی آئی ایس پی سے مستفید ہونے والی خواتین اور ان کے خاندانوں کی عزت نفس کا احترام کیا جانا چاہیے۔ غربت اور مہنگائی کے خلاف جدوجہد کرنے والے شہریوں کی تضحیک مناسب نہیں۔ بینظیر ہنرمند پروگرام کے حوالے سے انہوں نے بتایا کہ آج نئے معاہدے کے تحت پسماندہ اور دور دراز علاقوں کے نوجوانوں کو تربیتی اداروں میں چھ ماہ کی رہائشی پیشہ ورانہ تربیت فراہم کی جائے گی۔ اس سلسلے میں پاک آسٹریا انسٹی ٹیوٹ آف اپلائیڈ سائنسز اینڈ ٹیکنالوجی، ہری پور کے ساتھ تعاون کیا جا رہا ہے تاکہ نوجوانوں کو جدید اور مارکیٹ کی ضروریات کے مطابق ہنر سکھا کر روزگار کے بہتر مواقع فراہم کیے جا سکیں۔ ڈیجیٹل ادائیگیوں کے حوالے سے سینیٹر روبینہ خالد نے کہا کہ بی آئی ایس پی نے انٹرآپریبلٹی (Interoperability) کا نظام متعارف کرایا ہے، جس کے تحت چھ شراکت دار بینکوں کے ذریعے مستفیدین کے ایک کروڑ ڈیجیٹل والٹ اکاؤنٹس کھول دیئے گئے ہیں۔ ان پارٹنر بینکوں میں حبیب بینک، بینک الفلاح، بینک آف پنجاب، ایچ بی ایل مائیکروفنانس بینک، ٹیلی نار مائیکروفنانس بینک اور موبی لنک / جاز بینک شامل ہیں۔ اس نظام کے تحت خواتین کسی مخصوص بینک کی پابند نہیں اب پاکستان میں جہاں چاہیں، جب چاہیں، اپنی سہولت کے مطابق بینکوں کے جاز ریٹیلرز سے اپنی رقم وصول کر سکیں گی۔ انہوں نے مزید کہا کہ ڈیجیٹل والٹ اکاؤنٹس کے ذریعے خواتین کو اپنی موصول ہونے والی اور نکلوائی گئی رقم کا باقاعدہ میسج آئے گا۔ کسی بھی بے ضابطگی کی صورت میں وہ ثبوت کے ساتھ شکایت درج کرا سکیں گی۔ اس نظام سے خواتین کی مالی خودمختاری اور ادائیگیوں میں شفافیت کو فروغ ملے گا۔ سینیٹر روبینہ خالد نے میڈیا کے نمائندوں سے اپیل کی کہ وہ پروگرام کی شفافیت اور بہتری کے لیے اپنا کردار ادا کریں۔ ادائیگیوں، بینکوں، ریٹیلرز یا عملے کے حوالے سے کسی بھی بے ضابطگی یا مستحق خواتین کے ساتھ ناانصافی کی صورت میں فوری طور پر بی آئی ایس پی کو آگاہ کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ میڈیا ہماری آنکھیں اور کان ہے اور ہر جائز شکایت کا نوٹس لے کر ضروری کارروائی کی جائے گی۔ انہوں نے اس عزم کا اعادہ کیا کہ بینظیر انکم سپورٹ پروگرام سیاست سے بالاتر ہو کر ملک کے غریب اور مستحق عوام کو معاشی تحفظ فراہم کرتا رہے گا۔

بقیہ 36

استحکام کے لیے ناگزیر ہے۔ مقامی صنعت کو جدید خطوط پر استوار کر کے عالمی منڈیوں میں مسابقت کے قابل بنایا جا سکتا ہے۔ علی ڈار نے کہا کہ غیر ملکی سرمایہ کاری اور بین الاقوامی صنعتی تعاون پنجاب کی معاشی ترقی کے لیے نئے مواقع پیدا کرے گا۔ برآمدات میں اضافہ اور مقامی پیداوار کا فروغ مضبوط معیشت کی بنیاد ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ بین الاقوامی نمائشیں مقامی صنعت کو عالمی ٹیکنالوجی، سرمایہ کاروں اور نئی منڈیوں سے جوڑنے کا موثر ذریعہ ہیں۔ جدید ٹیکنالوجی اور صنعتی جدت کے ذریعے پنجاب کی صنعتی صلاحیت، پیداواری استعداد اور برآمدات میں اضافہ کیا جا سکتا ہے۔ نمائش کے دوران علی ڈار نے مختلف ہالز اور اسٹالز کا دورہ کیا اور مقامی و غیر ملکی نمائش کنندگان، ٹیکنالوجی فراہم کرنے والوں اور صنعتی نمائندوں سے ملاقاتیں بھی کیں۔

بقیہ 37

برقرار رہ سکتے ہیں۔ مراد علی شاہ نے عالمی برادری پر زور دیا کہ جنگی تنازعات کے دوران ماحول کے تحفظ کے لیے فوری اور موثر اقدامات کیے جائیں۔ ان کا کہنا تھا کہ جنگ کی صورت حال میں بھی پانی، زمین، جنگلات اور حیاتیاتی تنوع کا تحفظ انتہائی ضروری ہے۔ وزیر اعلی سندھ نے اس عزم کا اعادہ کیا کہ سندھ حکومت صوبے میں ماحول کے تحفظ اور قدرتی وسائل کے پائیدار استعمال کے لیے اپنی کوششیں جاری رکھے گی۔

بقیہ 38

ف سے جاری بیان کے مطابق وفاقی وزیر نے کہا کہ پاکستانی قوم شہدائے جموں کی عظیم قربانیوں کو ہمیشہ یاد رکھے گی، شہدائے جموں کی قربانیاں آنے والی نسلوں کے لیے مشعل راہ ہیں، پاکستان کشمیری عوام کی سیاسی، اخلاقی اور سفارتی حمایت جاری رکھے گا۔ انجینئر امیر مقام نے کہا کہ یوم شہدائے جموں ہمیں کشمیری عوام کی قربانیوں اور جدوجہد کی یاد دلاتا ہے، مسئلہ کشمیر کا منصفانہ حل خطے میں پائیدار امن کے لیے ناگزیر ہے۔

بقیہ 39

7 فروری سے شروع ہوتے ہیں تو جماعت اسلامی لاہور کی ہر یونین کونسل اور پنجاب بھر میں بھرپور انداز میں حصہ لے گی۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے الیکشن کمیشن کی جانب سے بلدیاتی انتخابات کا شیڈول جاری کیے جانے کے حوالے سے میڈیا نمائندوں سے گفتگو کرتے ہوئے کیا۔ ضیاء الدین انصاری ایڈووکیٹ کا مزید کہنا تھا کہ محض 9 ٹاؤنز بنانے سے لاہور کے جامع اور یکساں ترقیاتی مسائل حل نہیں ہوں گے۔ شہر میں عوامی نمائندوں کو حقیقی انتظامی و مالی اختیارات دے کر بلدیاتی اداروں کو بیوروکریسی کے شکنجے سے آزاد کرایا جائے۔ جماعت اسلامی عوامی مینڈیٹ کے ذریعے ایک مضبوط اور با اختیار بلدیاتی نظام کے قیام کے لیے پر عزم ہے۔

بقیہ 40

اضافے سے 87.3 ارب ڈالر رہا، اکتوبر 2025ء کے مقابلے تجارتی خسارہ 70.19 فیصد تک بڑھ گیا۔

بقیہ 41

بے روزگاری جیسے سنگین معاشی مسئلے سے دوچار ہیں۔ ان کے نزدیک اس چیلنج سے نمٹنے کے لیے محض روایتی سرکاری ملازمتوں یا محدود روزگار کے مواقع پر انحصار کافی نہیں، بلکہ نوجوانوں کو بدلتی ہوئی عالمی معیشت کے تقاضوں سے ہم آہنگ کرنا ناگزیر ہے۔ ان کا تصور یہ ہے کہ اگر نوجوانوں کو مصنوعی ذہانت، ڈیجیٹل لٹریسی، جدید میڈیکل اینڈ پروفیشنل کورسز، ای کامرس اور آن لائن بزنس کی عملی تربیت فراہم کی جائے تو وہ نہ صرف ملکی بلکہ بین الاقوامی مارکیٹ میں بھی اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لا سکتے ہیں۔ اسطرح نوجوان ملازمت کے متلاشی ہونے کے ساتھ ساتھ خود دوسروں کیلئے روزگار کے مواقع پیدا کرنے والے بھی بن سکتے ہیں۔ اسی وژن کے تحت انہوں نے تمام پبلک سیکٹر یونیورسٹیز پر زور دیا کہ وہ روایتی نصابی اور تعلیمی ڈھانچے سے آگے بڑھتے ہوئے جدید ٹیکنالوجی اور مارکیٹ کی ضروریات کے مطابق تعلیمی پروگرام متعارف کرائیں۔ انکے نزدیک اعلی تعلیم کا مقصد صرف ڈگریوں اور اسناد کا حصول نہیں بلکہ علم کو عملی مہارت، تحقیق کو پیداواری صلاحیت اور تعلیم کو معاشی خودمختاری میں تبدیل کرنا ہے۔ یونیورسٹیز کے وائس چانسلرز کو چاہیے کہ وہ کتابی علم اور عملی زندگی کے درمیان موجود خلیج کو کم کریں اور ایسے کورسز متعارف کرائیں جو طلباء و طالبات کو روزگار کیلئے تیار کرنے کے ساتھ نئے معاشی امکانات سے بھی روشناس کرائیں۔ گورنر مندوخیل کی اس ہمہ جہت سوچ کا ایک اہم پہلو یہ بھی ہے کہ ڈیجیٹل اکانومی جغرافیائی حدود کی پابند نہیں۔ بلوچستان کا نوجوان اپنے ہی شہر یا گاؤں میں رہتے ہوئے آن لائن کاروبار، سافٹ ویئر ڈویلپمنٹ اور دیگر ڈیجیٹل خدمات کے ذریعے قومی و عالمی منڈیوں تک رسائی حاصل کرسکتا ہے۔ یوں جدید ٹیکنالوجی محض سہولت یا تعلیمی مضمون نہیں بلکہ بیروزگاری میں کمی، معاشی شمولیت اور نوجوانوں کیلئے نئے امکانات پیدا کرنے کا ایک معتبر وسیلہ بن سکتی ہے۔ سال 2026 میں گورنر بلوچستان نے نیویارک میں اقوام متحدہ کے فورم پر پاکستان اور بلوچستان کے نوجوانوں کی نمائندگی کرتے ہوئے انکی صلاحیتوں، درپیش چیلنجز اور کامیاب مستقبل کے امکانات کو انٹرنیشنل سطح پر اجاگر کیا۔ یہ شرکت اس وسیع تر مستقبل قریب کے تصور کا حصہ تھی کہ بلوچستان کے نوجوانوں کو گلوبل ڈسکورس، جدید علوم اور بین الاقوامی مواقع سے جوڑنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ بلاشبہ بلوچستان جیسے وسیع جغرافیے اور بڑی نوجوان آبادی کے حامل صوبے میں ڈیجیٹل مہارتوں کا فروغ محض تعلیمی اصلاحات کا معاملہ نہیں بلکہ معاشی ترقی، روزگار کی تخلیق اور سماجی تبدیلی سے جڑا ہوا ایک اہم تقاضا ہے۔ اس مقصد کیلئے سرکاری یونیورسٹیز، پرائیویٹ تعلیمی اداروں، ٹیکنالوجی کے شعبے اور متعلقہ سرکاری اداروں کے درمیان موثر اشتراک بھی ناگزیر ہے۔ گورنر بلوچستان کا بنیادی پیغام یہی ہے کہ نوجوانوں کو محض ڈگریاں نہیں بلکہ مستقبل کے تقاضوں سے ہم آہنگ علم، جدید ٹیکنالوجی اور عملی مہارتیں فراہم کی جائیں کیونکہ آنے والے دور میں کامیابی کا معیار صرف یہ نہیں ہوگا کہ کتنے نوجوانوں کو ملازمت ملی بلکہ یہ بھی ہوگا کہ کتنے نوجوان اپنی مہارت، تخلیقی صلاحیت اور ڈیجیٹل استعداد کے ذریعے خود روزگار پیدا کرنے اور معیشت میں اپنا کردار ادا کرنے کے قابل ہوئے۔ یہی سوچ بلوچستان کو روایتی روزگار کی محدود دنیا سے نکال کر ڈیجیٹل معیشت کے وسیع امکانات سے جوڑنے کی بنیاد بن سکتی ہے۔

بقیہ 42

پر گھومتا رہا۔ بندر کی موجودگی پر وائلڈ لائف کے عملے کو طلب کیا گیا جو اس کو پکڑنے کی کوشش کرتا رہا لیکن بندر جان بچا کر واپس جنگل کی طرف چلا گیا۔

بقیہ 43

موثر بنانے پر زور دیا گیا۔ ڈین جارویس نے کہا کہ برطانیہ اور پاکستان کو مشترکہ سکیورٹی خطرات کا سامنا ہے اور ان خطرات کا مل کر مقابلہ کرنے سے دونوں ممالک زیادہ محفوظ ہو سکتے ہیں۔ برطانوی وزیر مملکت برائے سکیورٹی ڈین جارویس کی وزارت داخلہ بھی آمد ہوئی جہاں انہوں نے وزیر داخلہ محسن نقوی اور وزیر مملکت طلال چوہدری سے ملاقات کی۔ محسن نقوی اور برطانوی وزیر مملکت سکیورٹی ڈین جارویس کے درمیان وفود کی سطح پر بھی مذاکرات ہوئے۔ پاکستان اور برطانیہ نے انسداد دہشت گردی، انسداد منشیات، نادرا، سائبر کرائم، امیگریشن، کوسٹ گارڈز اور تربیتی پروگرامز میں تعاون بڑھانے پر اتفاق کیا۔ برطانوی وزیر مملکت سکیورٹی نے غیر قانونی امیگریشن کی روک تھام کے لیے ایف آئی اے کی کارکردگی کو سراہا اور کہا کہ سائبر کرائم ایک بین الاقوامی مسئلہ ہے، اس کے موثر سد باب کے لیے تمام ممالک کو مل کر کام کرنا ہوگا، پاکستان اور برطانیہ کے درمیان مختلف شعبوں میں بہترین تعاون موجود ہے، اسے مزید وسعت دینا چاہتے ہیں۔ برطانوی وزیر مملکت ڈین جارویس نے دہشت گردی کے خلاف جنگ میں پاکستان کی قربانیوں اور کاوشوں کا اعتراف کیا۔ انسداد منشیات کے حوالے سے مفاہمتی یادداشت کو جلد حتمی شکل دینے کا فیصلہ کیا۔ ایم او یو سے برطانیہ کی نیشنل کرائم ایجنسی (NCA) اور پاکستان کی اینٹی نارکوٹکس فورس (ANF) کے درمیان تعاون مکمل طور پر آپریشنلائز ہو جائے گا۔ محسن نقوی نے کہا کہ چند سال میں برطانیہ اسمگل کی جانے والی منشیات کے 330 کیس ناکام بنائے۔ پاکستان اور برطانیہ کی وزارت داخلہ کے درمیان قائم ورکنگ گروپ کا اجلاس جلد بلانے پر اتفاق کیا گیا۔ محسن نقوی نے اپسکیل پراجیکٹ کے تحت پیش رفت کو سراہا اور کہا کہ اپسکیل پراجیکٹ پاکستانی اداروں کی استعداد کار بڑھانے میں انتہائی اہم ثابت ہو رہا ہے۔ برطانوی ہائی کمشنر جین میریٹ اور برطانیہ کے متعلقہ حکام بھی اس موقع پر موجود تھے۔ وفاقی سیکرٹری داخلہ، اسپیشل سیکرٹری و ایڈیشنل سیکرٹریز داخلہ، چیئرمین نادرا، ڈی جی ایف آئی اے، ڈی جی اے این ایف، آئی جی فیڈرل کانسٹیبلری، ڈی جی نیشنل فرانزک ایجنسی، کمانڈنٹ این پی اے، ڈی جی این سی سی آئی اے، ڈی جی پاسپورٹ، چیئرپرسن سوشل میڈیا ریگولیٹری اتھارٹی، چیف کمشنر و آئی جی اسلام آباد پولیس بھی اس موقع پر موجود تھے۔

بقیہ 44

اور وفاقی وزیر پٹرولیم کا شکریہ ادا کرتے ہوئے مطالبہ کیا کہ ٹرانسپورٹ سیکٹر کو مزید ریلیف دینے کے لیے پٹرول اور ڈیزل کی قیمتوں میں مزید کمی کی جائے۔

بقیہ 45

کیا جائے گا۔ قواعد کے تحت ایڈوانس پر ٹیکس کی شرح رقم وصول ہونے کے وقت نافذ شرح کے مطابق، جبکہ باقی سپلائی پر ٹیکس کی شرح سامان فراہم کیے جانے کے وقت لاگو شرح کے مطابق ہوگی۔ ایف بی آر کے مطابق سامان کی مالیت میں تبدیلی، رقم کی واپسی یا سپلائی منسوخ ہونے کی صورت میں ٹیکس ریکارڈ میں ضروری رد و بدل کرنا ہوگا۔ نئے نظام کے تحت ایڈوانس انوائسز، ڈیبٹ اور کریڈٹ نوٹس سمیت حتمی انوائس کا الیکٹرانک ریکارڈ منسلک رکھنا بھی لازمی قرار دیا گیا ہے، جس کا مقصد ٹیکس معاملات میں شفافیت اور نگرانی کو بہتر بنانا ہے۔

بقیہ 46

ہمیشہ سرکار کرتی ہے، آگے بڑھیں، بہت نقصان ہو چکا ہے، مزید نقصان نہ کیا جائے۔

بقیہ 47

رگائے کا گوشت 06.11 فیصد مہنگا ہوا، سالانہ بنیادوں پر آلو 24.37 فیصد، انڈے 59.27 فیصد سستے ہوئے، ایک سال میں چینی 03.25 اور نمک پاوڈر 09.14 فیصد سستا ہوا جبکہ ایک سال میں گڑ 75.7 فیصد، دال مسور 49.7 اور دال مونگ 79.6 فیصد سستی ہوئی، سالانہ بنیادوں پر چاول اری 6/ 79.19 فیصد سستے ہوئے۔ ایک ہفتے میں ٹماٹر 18.54 فیصد، ایل پی جی 72.3 فیصد، آلو 07.2 فیصد، انڈے 17.1 اور لہسن 06.1 فیصد مہنگے ہوئے، جلانے والی لکڑی 01.1 اور نمک پاوڈر 91.0 فیصد مہنگا ہوا

CamScanner

کشمیر میں طاقت کا استعمال ناقابلِ اندیشی سوا کچھ نہیں رفیق سعد

زخموں پر مرہم رکھنے کیلئے پہل ہمیشہ سرکار کرتی ہے، آگے بڑھیں، نقصان ہو چکا ہے، مزید نقصان نہ کیا جائے، سابق وزیر

ہتھیار سرکار اٹھائے یا احتجاج کرنیوالے، حمایت نہیں کی جاسکتی، یہ عمل زخموں کو مزید گہرا کر رہا ہے، رہنما مسلم لیگ (ن)

لاہور (صباح نیوز) مسلم لیگ (ن) کے سینئر رہنما اور سابق وفاقی وزیر خواجہ سعد رفیق نے کہا ہے کہ مسائل، مطالبات اور احتجاجوں کو گفت وشنید کے بجائے طاقت کا استعمال کر کے حل کرنے کی سوچ قوم کو ہمیشہ پیچھے لے جاتی ہے۔ یاد رکھا جائے کہ ہر طاقت فانی ہے، قبولیت وہ ہوتی ہے جو ایک دن چلے جانے والے کے بعد بھی دلوں میں زندہ رہے۔ کشمیر میں طاقت کا استعمال ناقابلِ اندیشی کے سوا کچھ نہیں۔ انہوں نے کہا کہ زخموں پر مرہم رکھنے کے لیے پہل (بقیہ صفحہ 3 بقیہ نمبر 1)



سینٹ قائمہ کمیٹی برائے پٹرولیم کی ذیلی کمیٹی کا اجلاس سینیٹر جام سیف اللہ دھاریجو کی صدارت میں ہو رہا ہے

بلاول بھٹو کا وفاقی حکومت کو مشورہ

ہر کسی سے بھڑنے کے بجائے بات چیت کی جائے

اگر ہم لڑتے رہیں گے تو معاشی ترقی کب کریں گے؟، پیپز مین پیپلز پارٹی

لاڑکانہ (خصوصی رپورٹ) پاکستان پیپلز پارٹی کے پیپز مین بلاول بھٹو زرداری نے وفاقی حکومت کو سیاسی انتقامات ختم کر کے معاشی مسائل پر توجہ دینے کا مشورہ دیتے ہوئے کہا ہے کہ ہر کسی سے جھگڑنے کے بجائے تمام سیاسی اور سویلین اسٹیک ہولڈرز سے بات چیت کی جائے، اگر ہم پی ٹی آئی اور مولانا فضل الرحمان سے لڑتے رہیں گے تو معاشی ترقی کب کریں گے؟ وزیراعظم شہباز شریف سے ملاقات بہت مثبت رہی اور وفاق کے ساتھ مل کر عوام کی خدمت کے لیے مشترکہ حکمت عملی بنائی گئی ہے۔ لاڑکانہ میں ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے بلاول بھٹو زرداری نے کہا کہ وہ سابق وزیر خارجہ کی حیثیت سے وفاقی حکومت کو مشورہ دیتے ہیں کہ انتخابات ختم کر کے ملک کی معاشی صورتحال پر توجہ دی جائے۔ حکومت کی توجہ سیاسی انتخابات کے بجائے عوام کو درپیش معاشی مشکلات کے حل پر ہونی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ وفاقی حکومت کو سویلین اور دیگر (بقیہ صفحہ 3 بقیہ نمبر 6)

پاکستان میں بینکوں، بجلی کے نیٹ ورکس اور اہم قومی تنصیبات پر اسے آئی سائبر حملوں کا خطرہ

اسلام آباد (خصوصی رپورٹ) نیشنل سائبر ایمرجنسی رسپانس ٹیم نے مصنوعی ذہانت سے پیدا ہونے والے نئے سائبر خطرات کے پیش نظر ایڈوائزری جاری کر دی ہے، جس میں مالیاتی اداروں اور اہم قومی تنصیبات کو ممکنہ حملوں سے خبردار کیا گیا ہے۔ میڈیا رپورٹ کے مطابق ایڈوائزری میں بتایا گیا ہے کہ حملوں کے کوآرڈینگ سنٹر، ڈیجیٹل ہیلتھ پلیٹ فارمز، ادائیگی کے نظام اور سارفین کی موبائل ایپلی کیشنز سا (بقیہ صفحہ 3 بقیہ نمبر 5)



صوبائی وزیر شاہینہ شیر علی سندھ کے موقع پر بورڈ ممبران سے گفتگو کر رہی ہیں

سفارتی روابط ناگزیر، سلامتی کونسل میں پاکستان کا صدارتی بیانیہ منظور

صدارتی بیان کا پیغام سادہ مگر نہایت طاقتور دشمنی اور جنگ شروع ہونے کے بعد سفارت کاری ختم نہیں ہونی چاہئے

تنازعات میں سفارتی اقدامات کیلئے ایک سیاسی رہنما اصول فراہم کرے گا، پاکستانی مستقل مندوب سید حیدر شاہ کا بیان

نیویارک (آئی این پی) اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل نے پاکستان کی جانب سے پیش کردہ ایک صدارتی بیان متفقہ طور پر منظور کرلیا، جس میں تمام ممالک پر زور دیا گیا ہے کہ تنازعات شروع ہونے کے بعد بھی سفارتی روابط جاری رکھے جائیں، جنگ بندی کے لئے مکمل کوششیں کی جائیں، کشیدگی کو بڑھنے سے روکا جائے اور دیرپا سیاسی حل تلاش کیا جائے۔ بعد ازاں پریس بریفنگ سے خطاب کرتے ہوئے پاکستان کے مستقل مندوب سید حیدر شاہ نے کہا کہ یہ بیان کسی ایک تنازع سے متعلق نہیں بلکہ عالمی سطح پر سفارت کاری کے کردار کے عنوان سے جاری ہونے والے اس بیان میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ جنگ کے دوران بھی سفارتی روابط انتہائی اہمیت رکھتے ہیں، ان کے ذریعے شہریوں کا تحفظ، تنازعات کو پھیلنے سے روکا جائے اور دیرپا سیاسی حل تلاش کیا جائے۔ بعد ازاں پریس بریفنگ سے خطاب کرتے ہوئ